WWW.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

فیصل شہزاد اور ڈریکولا کا نیا کارنامہ

موت کا پھندہ

مظہر کلیم ایم اے

783

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ـــــ اشرف قریشی
ـــــ یوسف قریشی
پرنٹر ـــــ محمد یونس
طابع ـــــ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ـــــ ‎9/‎ روپے

رضا کاشانی فیصل شہزاد اور ڈریکو کو پچھلی کوٹھی میں چھوڑ کر خود واپس سیدھا اپنے آپریٹنگ روم میں آ گیا۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ وہ اپنے آپ کو شہر میں مسلم اصفہانی کی تلاش پر مامور کر دے ہو سکتا ہے صبح تک اس کے متعلق کوئی اطلاع مل جائے اور پھر اس اطلاع کو سامنے رکھ کر وہ کوئی جامع پروگرام بنا سکیں۔

رضا کاشانی نے اپنی مدد کے لیے تقریباً دس کے قریب مخصوص آدمی رکھے ہوئے تھے جو بظاہر مختلف کام کرتے تھے مگر درپردہ وہ رضا کاشانی کے لیے کام کرتے تھے اور رضا کاشانی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

انہیں ان کے کام کا معقول معاوضہ دیتا تھا۔

آپریٹنگ روم میں دو طرف جدید قسم کی مشینیں فٹ تھیں۔ درمیان میں ایک بڑی سی میز تھی جس کے پیچھے ایک اونچی نشست کی کرسی رکھی ہوئی تھی رضا کاشانی کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے بڑے سے ٹرانسمیٹر پر مخصوص فریکونسی سیٹ کرنی شروع کر دی ابھی وہ فریکونسی کی سیٹنگ میں مصروف تھا کہ اچانک کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے ہی رضا کاشانی بری طرح چونک پڑا۔

سیٹی بجتے ہی کونے میں نصب ایک بڑی سی سکرین خودبخود روشن ہو گئی

"کوئی شخص کوٹھی میں داخل ہوا ہے" رضا کاشانی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا کیونکہ یہ سکرین اس وقت ہی روشن ہوتی تھی جب کوئی کوٹھی میں بغیر اجازت کے داخل ہونے کی کوشش کرتا تھا۔

رضا کاشانی کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

اور پھر سکرین پر بیک وقت پانچ قوی ہیکل نوجوان مختلف اطراف سے کوٹھی کی بیرونی دیواریں پھلانگ کر اندر داخل ہوتے دکھائی دیئے اور رضا کاشانی کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ رینگ گئی وہ سمجھ گیا کہ مسلم اصفہانی نے کوٹھی پر حملہ کر دیا ہے مگر وہ جانتا تھا کہ یہ پانچ تو کیا پانچ ہزار آدمی بھی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکتے تھے۔

رضا کاشانی نے ان پانچ آدمیوں کو دیکھتے ہی میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا اور بٹن دبتے ہی وہ پانچوں افراد جو اب صحن میں چل رہے تھے ہوا میں اچھل کر زمین پر گرے وہ پانچوں بری طرح ہاتھ پیر مار رہے تھے پھر ان کے جسم تیزی سے گھسٹتے ہوئے عمارت کی طرف چلے آئے رضا کاشانی جانتا تھا کہ غیر مرئی شعاعوں کا جال انہیں کھینچے چلا آ رہا ہے۔ اس لئے اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔

وہ پانچوں حملہ آور نظر نہ آنے والی شعاعوں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے جال میں پھنسے گمشتے ہوئے ایک کمرے میں پہنچ گئے اور کمرے کا دروازہ بند ہوتے ہی وہ جال بھی غائب ہو گیا اور وہ پانچوں اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ سکرین پر اب اس کمرے کے منظر کے ساتھ بیرونی منظر بھی بیک وقت دکھائی دے رہا تھا ان پانچوں کے چہروں پر حیرت اور بوکھلاہٹ کے تاثرات نمایاں تھے۔ رضا کاشانی نے بڑی پھرتی سے میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی تبدیل کی اور پھر ایک بٹن دبا کر مائیک آن کر دیا۔

"تم پانچوں کی موت تمہیں یہاں گھیر لائی ہے۔" رضا کاشانی نے بھاری مگر سرد لہجے میں کہا اور وہ پانچوں اس کی آواز سنتے ہی چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

"کیا تم سارے گلاب سے تعلق رکھتے ہو؟" رضا کاشانی نے دوبارہ پوچھا وہ دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا کہ قدرت نے اسے گھر بیٹھے ایسا کلیو دے دیا ہے جس سے وہ

کالے گلاب کی تنظیم کے خلاف ایک لائن آف ایکشن بنا سکے گا اسے اپنی جدید ترین مشینری پر مکمل اعتماد تھا کہ وہ چند لمحوں میں ان پانچوں سے اصل حقیقت اگلوا لے گا مگر اس سے پہلے کہ وہ پانچوں کوئی جواب دیتے کمرے میں موجود ایک اور سکرین روشن ہو گئی اور رضا کاشانی نے چونک کر اس سکرین کو دیکھا۔ سکرین پر ایک چھوٹا سا بم نما گولہ گرتا ہوا نظر آ رہا تھا وہ گولہ کوٹھی کے کمپاؤنڈ میں آ گرا اور ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گیا مگر اس میں سے نہ ہی کوئی شعلہ نکلا اور نہ ہی کسی دھماکے کی آواز سنائی دی۔

رضا کاشانی دانت بھینچے غور سے اس گولے کو دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات تھے اسے اس بے ضرر سے بم کا مقصد سمجھ میں نہ آ رہا تھا اور پھر اچانک اس کی نظریں سکرین کے نیچے موجود ایک بلب پر پڑ گئیں جو تیزی سے جلنے بجھنے لگا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اور رضا کاشانی کا کرسی کے ہتھے پر رکھا ہوا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس کی انگلیوں نے ہتھے کے آگے لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن دبا دیا۔

جس لمحے رضا کاشانی نے وہ چھوٹا سا بٹن دبایا عین اسی لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا یہ دھماکہ سکرین پر نظر آنے والے کمرے میں ہوا تھا اور وہ پانچوں آدمی خوف ناک بموں کی صورت میں پھٹ گئے تھے چونکہ اس کمرے کا تعلق آپریٹنگ روم سے تھا۔ اس لئے پلک جھپکنے میں آپریٹنگ روم بھی خوفناک دھماکے سے پرزہ پرزہ ہو گیا اور ہر طرف آگ ہی آگ پھیل گئی مگر رضا کاشانی خطرے کو بھانپ کر چونکہ پہلے ہی کرسی کے ہتھے کے آگے لگا ہوا بٹن دبا چکا تھا اس لئے جیسے ہی پہلا دھماکہ ہوا اس کی کرسی ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں زمین میں دھنستی چلی گئی اور عین اسی لمحے آپریٹنگ روم بھی خوفناک دھماکوں سے تنکوں کی طرح

بکھر گیا اگر رضا کاشانی کو ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو یقیناً اس کا جسم بھی ہزاروں حصوں میں تبدیل ہو کر آپریٹنگ روم کے ساتھ ہی فضا میں بکھر چکا ہوتا۔

کرسی اتنی تیزی سے زمین میں دھنستی چلی گئی کہ ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں وہ اس کمرے سے سو فٹ نیچے ایک اور کمرے میں پہنچ گئی۔ کرسی جیسے ہی فرش میں دھنسی فرش کا وہ حصہ خود بخود بند ہو گیا اس لئے اوپر ہونے والی تباہی کا کوئی اثر نیچے نہ پہنچ سکا رضا کاشانی صحیح سلامت کرسی سمیت ایک بم پروف کمرے میں پہنچ گیا حفاظتی اقدامات کے طور پر اس نے اس قسم کا انتظام پہلے ہی کر رکھا تھا اور اس کی یہ سوچ آج اسے یقینی موت کے پھندے سے نکال لائی تھی۔

جیسے ہی کرسی زمین پر لگی رضا کاشانی اچھل کر کھڑا ہو گیا اور پھر کمرے کے مشرقی کونے کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ اس نے کونے کی

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

جگہ میں ایک مخصوص حصے پر زور سے بوٹ کی ٹو ماری اور دیوار کا ایک چھوٹا سا حصہ کسی کھڑکی کی طرح کھلتا چلا گیا اور رضا کاشانی تیزی سے دروازہ پار کر گیا دوسری طرف ایک طویل سرنگ تھی جس میں ایک طاقتور موٹر سائیکل موجود تھی رضا کاشانی اچھل کر موٹر سائیکل پر بیٹھا اور پھر اس نے بٹن دبا کر موٹر سائیکل کا انجن جگایا اور دوسرے لمحے موٹر سائیکل ایک جھٹکا کھا کر آگے بڑھی اور آندھی اور طوفان کی طرح سرنگ میں دوڑتی چلی گئی۔ طویل سرنگ کو تیز رفتار موٹر سائیکل نے چند ہی لمحوں میں پار کر لیا۔ اور سرنگ کے اختتام پر موجود دیوار سامنے آ گئی اسی لمحے موٹر سائیکل کو تیز بریکیں لگیں اور وہ گھسٹتی ہوئی عین دیوار کے قریب جا کر رک گئی رضا کاشانی اچھل کر نیچے اترا۔

اس نے پیر مار کر موٹر سائیکل کو سائیڈ سٹینڈ پر کھڑا کیا اور دیوار کے کونے کے پاس جا

کر نیچے جھکا اور کونے میں ابھری ہوئی اینٹ کو زور سے دبایا اینٹ کے دبتے ہی دیوار سرر کی تیز آواز سے ایک طرف ہٹتی چلی گئی اور رضا کاشانی دوبارہ اچھل کر موٹر سائیکل پر بیٹھا اور موٹر سائیکل دیوار پار کر کے آگے بڑھ گئی اب یہ سرنگ نما جگہ اوپر کی طرف جا رہی تھی اور ایک بار پھر ایک دیوار سامنے آ گئی جس میں ایک پرانا سا دروازہ نصب تھا رضا کاشانی نے ایک بار اسی طرح موٹر سائیکل سے اچھل کر اسے سٹینڈ پر کھڑا کیا اور دروازے کے قریب جا کر اس کے نچلے حصے میں بنے ہوئے لکڑی کے پھول کو مخصوص انداز میں دائیں بائیں گھمایا اور دروازہ ایک چرچراہٹ سے کھلتا چلا گیا اب دوسری طرف سڑک تھی جس پر بے شمار لوگ چیختے ہوئے دوڑے چلے جا رہے تھے۔

رضا کاشانی دروازے سے موٹر سائیکل پر سوار ہو کر باہر نکلا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا اس کی نظریں ایک لمحے کے لئے دائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

طرف کو اٹھ گئیں جہاں اس کی سرخ کوٹھی آگ اور دھوئیں میں لپٹی ہوئی تھی مگر دوسرے لمحے اس نے منہ پھیر لیا اسے معلوم تھا کہ وہ خوفناک گولہ ضرور مسلم اصفہانی نے خود پھینکا ہوگا کیوں کہ اب وہ اس کی کارکردگی اور اصل نوعیت کو سمجھ چکا تھا مسلم اصفہانی نے اُسے تباہ کرنے کے لئے بہت خوفناک داؤ کھیلا تھا اور اپنے پانچ آدمیوں کی قربانی دے ڈالی تھی۔

اسی لمحے اسے ایک ویگن سٹارٹ ہو کر تیزی سے شہر کی طرف جاتی دکھائی دی اور پھر اسنے فیصل شہزاد کے ساتھی ڈیکولا کو اچھل کر ویگن کی چھت پر چڑھتے دیکھا۔ ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں وہ سمجھ گیا کہ اس ویگن میں مسلم اصفہانی یا وہ آدمی موجود ہوگا جس نے بم پھینکا ہے اور یہ تینے جاسوس اس کے پیچھے لگ گئے ہیں اس کے چہرے پر آسودہ سی مسکراہٹ دوڑ گئی اسے ان لڑکوں کی بے پناہ چستی پھرتی اور بے پناہ کارکردگی بے حد پسند آئی تھی کہ کوٹھی تباہ ہوتے ہی وہ باہر آ

گئے تھے اور صرف تماشا دیکھنے کی بجائے وہ مجرم کے پیچھے لگ گئے تھے اس نے موٹر سائیکل اس ویگن کے پیچھے ڈال دی چونکہ سڑک پر بے پناہ گاڑیاں دوڑ رہی تھیں اس لئے اسے اطمینان تھا کہ ویگن ڈرائیور اسے چیک نہ کر سکے گا ویسے بھی وہ کچھ فاصلے سے تعاقب کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد سڑک ذرا سی گہرائی میں اتری تو رضا کاشانی نے ویگن کی چھت پر موجود ان تینوں پاکستانی جاسوسوں کو دیکھ لیا اور اس کے ہونٹ سیٹی بجانے کے سے انداز میں کھل گئے اس کا خیال درست نکلا تھا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ویگن ایک مضافاتی کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک کافی بڑی کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی رضا کاشانی اسی رفتار سے موٹر سائیکل دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا آیا ویگن کا ہارن تین بار مخصوص انداز میں بجا اور اس کے ساتھ ہی کوٹھی کا پھاٹک خود بخود کھلتا چلا گیا اور رضا کاشانی نے بیک مرر میں ویگن کو کوٹھی کے اندر جاتے دیکھا لڑکے ابھی تک

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

طرف کو اٹھ گئیں جہاں اس کی سرخ کوٹھی آگ اور دھوئیں میں لپٹی ہوئی تھی مگر دوسرے لمحے اس نے منہ پھیر لیا اسے معلوم تھا کہ وہ خوفناک گولہ ضرور مسلم اصفہانی نے خود پھینکا ہوگا کیونکہ اب وہ اس کی کارکردگی اور اصل نوعیت کو سمجھ چکا تھا مسلم اصفہانی نے اسے تباہ کرنے کے لئے بہت خوفناک داؤ کھیلا تھا اور اپنے پانچ آدمیوں کی قربانی دے ڈالی تھی۔

اسی لمحے اسے ایک ویگن سٹارٹ ہو کر تیزی سے شہر کی طرف جاتی دکھائی دی اور پھر اس نے فیصل شہزاد کے ساتھی ڈیکولا کو اچھل کر ویگن کی چھت پر چڑھتے دیکھا۔ ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں وہ سمجھ گیا کہ اس ویگن میں مسلم اصفہانی یا وہ آدمی موجود ہوگا جس نے بم پھینکا ہے اور یہ تینوں جاسوس اس کے پیچھے لگ گئے ہیں اس کے چہرے پر آسودہ سی مسکراہٹ دوڑ گئی اسے ان لڑکوں کی بے پناہ چستی پھرتی اور بے پناہ کارکردگی بے حد پسند آئی تھی کہ کوٹھی تباہ ہوتے ہی وہ باہر آ

گئے تھے اور صرف تماشا دیکھنے کی بجائے وہ مجرم کے پیچھے لگ گئے تھے اس نے موٹر سائیکل اس ویگن کے پیچھے ڈال دی چونکہ سڑک پر بے پناہ گاڑیاں دوڑ رہی تھیں اس لئے اسے اطمینان تھا کہ ویگن ڈرائیور اسے چیک نہ کر سکے گا ویسے بھی وہ کچھ فاصلے سے تعاقب کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد سڑک ذرا سی گہرائی میں اتری تو رضا کاشانی نے ویگن کی چھت پر موجود ان تینوں پاکستانی جاسوسوں کو دیکھ لیا اور اس کے ہونٹ سیٹی بجانے کے سے انداز میں کھل گئے اس کا خیال درست نکلا تھا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ویگن ایک مضافاتی کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک کافی بڑی کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی رضا کاشانی اسی رفتار سے موٹر سائیکل دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا آیا ویگن کا ہارن تین بار مخصوص انداز میں بجا اور اس کے ساتھ ہی کوٹھی کا پھاٹک خود بخود کھلتا چلا گیا اور رضا کاشانی نے بیک مرر میں ویگن کو کوٹھی کے اندر جاتے دیکھا لڑکے ابھی تک

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ویگن کی چھت پر ہی موجود تھے۔

رضا کاشانی نے اگلے چوک پر پہنچ کر موٹر سائیکل ایک گھنے درخت کے نیچے روک دیا اور خود اتر کر ایک سائیڈ روڈ سے ہوتا ہوا اس کوٹھی کے عقب میں نکل آیا رات ہونے کی وجہ سے ہر طرف ہو کا عالم تھا اور گلیاں سنسان پڑی ہوئی تھیں رضا کاشانی نے کوٹھی کے عقب میں پہنچ کر اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر اس کا جسم یوں فضا میں اونچا ہوتا چلا گیا جیسے وہ کوئی ہلکا پھلکا سا پرندہ ہو۔ دوسرے لمحے وہ کوٹھی کی عقبی دیوار پر پڑا ہوا تھا۔ چند لمحوں تک وہ وہیں پڑا اندر کا جائزہ لیتا رہا یہ کوٹھی کا پائیں باغ تھا اور یہاں مختلف قسم کے درخت اور پھول دار پودے موجود تھے کوٹھی کے سامنے کی سمت کچھ لوگوں کی آوازیں آ رہی تھیں مگر اس طرف کوئی نہ تھا اس نے دیوار پر دونوں ہاتھ ٹکا کر اپنے جسم کو نیچے کی طرف لٹکایا اور پھر ہاتھ چھوڑ دیئے ہلکا سا دھماکہ ہوا اور وہ ایک ڈم باڑ کے نیچے

رک گیا۔

چند لمحے مزید انتظار کرنے کے بعد وہ اٹھا اور پھر دبے قدموں دوڑتا ہوا اصل عمارت تک پہنچ گیا عمارت کی سائیڈ میں سے ہوتا ہوا وہ سامنے کی سمت آیا تو اس نے ایک کرخت آواز سنی۔

انہیں باس کے پاس لے چلو میرے خیال میں یہ وہی جاسوس ہیں جنہوں نے تنظیم کو نیچا دکھا رکھا ہے ایک آدمی کرخت لہجے میں بول رہا تھا رضا نے برآمدے کی سائیڈ سے جھانک کر دیکھا تو اسے سامنے پورچ میں فیصل شہزاد اور فریدہ ہاتھ اٹھائے کھڑے نظر آئے جبکہ ان کے گرد پانچ مسلح افراد ہاتھوں میں مشین گنیں سنبھالے کھڑے تھے۔

اور پھر ان میں سے تین انہیں دھکیلتے ہوئے عمارت کے اندر لیتے چلے گئے جب کہ ایک مسلح شخص وہیں ویگن کے پاس ہی کھڑا رہ گیا۔

رضا کاشانی سمجھ گیا کہ تینوں جاسوس بری طرح پھنس گئے ہیں اور اگر فوری طور پر انہیں بچانے کی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کرنی تدبیر نہ کی گئی تو پھر ان کا بچنا محال ہے لیکن اس کے ساتھ ہی وہ سوچ رہا تھا کہ نجانے عمارت کے اندر کتنے افراد ہوں گے بہرحال کچھ تو کرنا ہی تھا اس لئے اس نے ایک کنکر اٹھا کر برآمدے کے ستون پر زور سے مارا کنکر کے لگنے سے ٹک سی آواز پیدا ہوئی اور مسلح شخص جو ویگن کے قریب کھڑا تھا آواز سنتے ہی چونک پڑا ایک لمحے کے لئے اس نے ستون کی طرف دیکھا پھر بڑے چوکنے انداز میں چلتا ہوا وہ اس سائیڈ پر بڑھتا چلا گیا برآمدے کے ستون کی آڑ میں جیسے ہی وہ پہنچا رضا پھرتی سے ستون کی دوسری طرف ہو گیا اور پھر جیسے ہی وہ ستون سے ایک قدم آگے بڑھا اس کی پشت رضا کی طرف ہو گئی رضا زخمی چیتے کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اس نے ایک بازو انتہائی پھرتی سے اس کے گلے میں ڈالا اور دوسرا اس کی کمر میں ڈال کر اسے گھسیٹتا ہوا عمارت کی سائیڈ میں دبتا چلا گیا اس آدمی نے جھکائی دے کر اپنے آپ کو رضا کی

گرفت سے بچانا چاہا مگر رضا کاشانی ناگ کی طرح اس سے لپٹا ہوا تھا رضا کاشانی کی اس کی گردن کے گرد گرفت اتنی سخت تھی کہ اس آدمی کے حلق سے آواز تک نہ نکل سکی۔ عمارت کی سائیڈ میں پہنچتے ہی رضا نے اپنے بازو کو مخصوص انداز میں زور دار جھٹکا دیا۔ ہلکی سی چیخ کی آواز ابھری اور مسلح آدمی یک لخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی چند لمحے پھڑکنے کے بعد وہ اس کے بازوؤں میں ہی جھول گیا رضا کاشانی اسی طرح اس کے جسم کو اٹھائے تیزی سے بائیں ہاتھ کی طرف بڑھتا چلا گیا اور اس نے اسے ایک بڑی جھاڑی کے پیچھے پھینک دیا۔ اور اس کی مشین گن اٹھائے وہ واپس عمارت کی سائیڈ میں آ گیا جہاں اس نے پانی کا ایک چوڑا سا پائپ اوپر چھت کی طرف جاتے دیکھا تھا مشین گن کاندھے سے لٹکائے وہ پائپ پر اتنی تیزی سے چڑھتا چلا گیا کہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

بندر بھی اس کی پھرتی سے شرما جائے
چند لمحوں بعد وہ کوٹھی کی چھت پر تھا
چھت پر پہنچتے ہی وہ سیڑھیوں کے دروازے
کی طرف بڑھا اور پھر سیڑھیاں اتر کر وہ
ایک سائیڈ میں گھستا چلا گیا جہاں اسے پچھلی
منزل کے کمروں کے روشندان نظر آ گئے تھے
ان میں سے ایک روشندان سے نہ صرف روشنی
آ رہی تھی بلکہ کسی کے چیخنے چلانے کی
آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں رضا کا شاتی
باز کی طرح محتاط انداز میں چلتا ہوا
آگے بڑھا اور پھر اس نے روشندان کی
سائیڈ سے اس کے اندر جھانکا تو بری طرح
چونک پڑا اس نے انتہائی پھرتی سے مشین
گن کاندھے سے اتاری اور پھر روشندان کی
چوکھٹ کو ذرا سا کھول کر اس نے مشین گن
کی نال چوکھٹ میں لگائی اور اس کی انگلی
تیزی سے ٹریگر پر پہنچ گئی۔

مسلم اصفہانی مسلح شخص کی رہنمائی میں
آگے بڑھتا ہوا ایک بڑے سے کمرے میں
پہنچ گیا جہاں ایک صوفے پر ایک طویل القامت
شخص منہ پر نقاب چڑھائے بیٹھا ہوا تھا
اس کے پیچھے دو مشین گنوں سے مسلح
افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے
"مسلم اصفہانی سلام عرض کرتا ہے" مسلم
اصفہانی نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کمرے میں
پہنچتے ہی سلام کرتے ہوئے کہا۔
"بیٹھو" اس نقاب پوش نے انتہائی کرخت
مگر سرد لہجے میں کہا اور مسلم اصفہانی سامنے
والی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔
"تم یہاں کیوں آئے ہو تمہیں معلوم

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

خطرناک جاسوس مسلم اصفہانی نے بڑی طرح
رڑتے ہوئے جواب دیا۔
"اوہ تم تو کہہ رہے تھے کہ تم نے
انہیں مار گرایا ہے اور یہ تمہاری دم سے
لگے ہوئے ہیں" نقاب پوش نے اچھل کر
کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
"تم میں کیا کہوں باس یہ یقیناً انسان
نہیں جن ہیں" مسلم اصفہانی کی آواز بری
طرح لڑکھڑا رہی تھی۔
"تم یہاں ڈیگن تک کیسے پہنچے" نقاب پوش
نے اس بار براہ راست فیصل شہزاد سے
مخاطب ہو کر پوچھا۔
"اپنے قدموں پر چل کر ہم ڈیگن تک پہنچے
تھے" شہزاد نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب
دیا۔
"شٹ اپ تم نہیں جانتے میں کون ہوں یہ
مسلم اصفہانی بیحد احمق بے وقوف جس کے
ہاتھ سے تم ابھی تک بچے ہوئے ہو میں تمہیں
مچھر کی طرح مسل دوں گا" نقاب پوش نے

بری طرح چیختے ہوئے کہا۔
"نمرود نے بھی خدائی کا دعویٰ کیا تھا
لیکن ایک مچھر نے ہی اسے سر پر
جوتے کھانے پر مجبور کر دیا تھا اس لئے
مسٹر نقاب پوش مچھر کو حقیر نہیں کہنا چاہیئے"
شہزاد کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ اطمینان
بھرا تھا۔
"انہیں گولی مار دو بھون ڈالو ریزہ ریزہ
کر دو" اچانک نقاب پوش نے حلق کے بل
چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ اس
کا فقرہ مکمل ہوتا اچانک سامنے کھڑا ہوا ٹکولا
بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور
دوسرے لمحے وہ نقاب پوش کو اپنے ساتھ
گھسیٹتا ہوا کونے میں جا گرا شہزاد نے انتہائی
پھرتی سے چھلانگ لگائی اور وہ ایک آدمی کے
ہاتھ سے مشین گن چھینتا ہوا ایک اور صوفے
کے پیچھے جا گرا جبکہ فیصل کو اور کچھ نہ سوجھا
تو اس نے انتہائی پھرتی کے ساتھ مسلم
اصفہانی کو دھکا دیا اور وہ قریبی صوفے کے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

پیچھے کسی بل کی طرح گھستا چلا گیا۔

ان تینوں نے یہ حرکت اتنی تیزی اور پھرتی سے کی تھی کہ پلک جھپکنے میں وہ اپنا کام کر گزرے اور مشین گن بردار مشین گن ہی سیدھی کرتے رہ گئے۔

نیچے گرتے ہی فریکلا نے اپنے جسم کو زوردار جھٹکا دیا اور پھر وہ کسی لٹو کی طرح گھوم گیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نقاب پوش اس کے ہاتھوں میں جکڑا ہوا اس کے سامنے آ گیا۔

ادھر شہزاد نے صوفے کے پیچھے پہنچتے ہی مشین گن کا فائر کھول دیا اور دوسرے لمحے کمرے میں دو افراد چیخ مار کر پیچھے کی طرف الٹ گئے۔ باقی تین افراد نے بے تحاشا فائرنگ شروع کر دی مگر مضبوط صوفے نے ان کی سب گولیوں کو بے کار کر دیا۔

"فائرنگ روک دو ورنہ تمہارے چیف کی گردن توڑ دوں گا" فریکلا نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقاب

پوش کی گردن کو زوردار جھٹکا دیا۔

"رک جاؤ رکو" نقاب پوش کے حلق سے بھنچی بھنچی آواز نکلی مگر شاید مشین گن بردار سچویشن کے اچانک بدلنے سے پاگل ہو گئے تھے۔ انہوں نے فائرنگ نہ روکی۔

ادھر مسلم اصفہانی نے جو ایک طرف کھڑا تھا ایک اور خطرناک حرکت کی اس نے انتہائی پھرتی سے وہ صوفہ ہی اٹھا کر الٹ دیا جس کے پیچھے شہزاد اور فیصل چھپے ہوئے تھے صوفے کے اچانک ہٹنے سے شہزاد اور فیصل دونوں مشین گنوں کی زد میں آ گئے مگر اس سے پہلے کہ نئی سچویشن کو دیکھتے ہوئے تینوں مسلح افراد ان پر فائرنگ کھولتے اچانک اوپر روشندان سے فائرنگ ہوئی اور وہ تینوں مسلح افراد چیخیں مارتے ہوئے الٹ گئے باقی کسر شہزاد کی مشین گن نے پوری کر دی اور ان تینوں کے جسم بھرتہ بن گئے۔

مسلم اصفہانی نے ان تینوں پر فائرنگ ہوتے ہی اچانک چھلانگ لگائی اور پھر وہ پلک جھپکنے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

میں دروازے سے باہر غائب ہو گیا۔
اس نقاب پوش کو قابو میں رکھنا میں آیا روشندان سے رضا کاشانی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور شہزاد نے آگے بڑھ کر مشین گن نقاب پوش کے سینے پر رکھ دی۔

"مجھے چھوڑ دو میں بھاگوں گا نہیں" نقاب پوش نے خلاف توقع اطمینان بھرے لہجے میں کہا

"چھوڑ دو اسے ڈریکولا اب یہ کہاں بھاگے گا" شہزاد نے کہا

"جی آقا" ڈریکولا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ نقاب پوش کو چھوڑ کر ایک طرف ہٹتا چلا گیا نقاب پوش ہنستا ہوا پچھلی دیوار سے ٹک گیا۔

"تم واقعی بے حد دلیر لڑکے ہو" نقاب پوش نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ابھی تم ہماری دلیری دیکھو گے تو عش عش کر اٹھو گے" شہزاد نے مسکراتے ہوئے کہا مگر دوسرے لمحے نقاب پوش نے جو دیوار سے ٹکا کھڑا تھا اپنی ایڑی [illegible] پر

دیوار پر ماری اور جس جگہ وہ نقاب پوش دیوار سے لگا ہوا تھا دیوار کا وہ حصہ اچانک کسی لٹو کی طرح گھوم گیا اور اس سے پہلے کہ شہزاد مشین گن کا ٹریگر دباتا دیوار گھوم کر برابر ہو چکی تھی اور نقاب پوش دیوار کے پیچھے غائب ہو چکا تھا۔

"اوہ حیرت انگیز" شہزاد نے حیرت بھرے انداز میں کہا اور اسی لمحے رضا کاشانی ہاتھ میں مشین گن پکڑے اندر داخل ہوا۔

"کہاں ہے نقاب پوش" رضا نے آتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ نکل گیا" شہزاد نے جواب دیا اور پھر اس نے رضا کو بتایا کہ کس طرح وہ انہیں چکر دے کر نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے

"تو جلدی چلو کہیں کسی اور چکر میں نہ پھنس جائیں وہ مسلم بھی نکل گیا ہے" رضا نے تیز لہجے میں کہا اور پھر دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا اس کے پیچھے وہ تینوں بھی دوڑے اور چند لمحوں بعد وہ دوڑتے ہوئے

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

پھاٹک کے پاس پہنچے اور رضا نے انتہائی پھرتی سے پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھولی اور باہر نکل گیا اس کی پیروی ان تینوں نے بھی کی۔ اور دوڑتے ہوئے مین روڈ پر آ گئے جہاں ہر طرف اندھیرے کے ساتھ ساتھ ویرانی سی چھائی ہوئی تھی۔

"میرے ساتھ آؤ جلدی کرو" رضا کاشانی نے کہا اور تیزی سے دائیں طرف دوڑتا چلا گیا ظاہر ہے وہ تینوں بھی اس کی پیروی کے سوا اور کیا کر سکتے تھے؟

مسلم اصفہانی بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہا تھا اس کا چہرہ ہر لمحے رنگ بدل رہا تھا کبھی تو وہ مطمئن نظر آتا اور کبھی بے حد بے چین اور پریشان۔ کبھی وہ غصے سے دانت پیسنے لگتا اور کبھی اس کے چہرے پر بشاشت دوڑ جاتی وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ آخر اس کا کن بھوتوں سے پالا پڑ گیا ہے جو کسی طور نہ قابو آتے ہیں نہ مرتے ہیں جب سے ان شیطان لڑکوں نے اصفہان کی سرزمین پر قدم رکھا ہے مسلم اصفہانی کا ایک ایک لمحہ عذاب میں گزرنے لگا ہے وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

انہیں دیکھتے ہی گولی مار دیتا کبھی تو یہ
خیال آتا کہ کاش جب یہ لڑکے براہ راست
اس سے چیف آف سیکرٹ سروس کے طور
پر ملے تھے اس وقت وہ مصلحت سے
کام لیتا اور انہیں اپنے قابو میں رکھتا
لیکن اب تو وقت ہاتھ سے نکل گیا تھا
اور ان لڑکوں نے پوری تنظیم کو جو کئی
سیکشنوں پر مشتمل تھی اور جس کی دھاک پورے
آوان پر بیٹھی ہوئی تھی تگنی کا ناچ نچا
کر رکھ دیا ہے۔

اسے بار بار خیال آتا تھا کہ اس نے پانچ
آدمی بھی ضائع کیے۔ رضا کاشانی کی کوٹھی بم
بموں سے اڑا دی لیکن نتیجہ کیا ہوا کہ
وہ اسی کی دم سے لگے چیف باس کی
کوٹھی میں پہنچ گئے اور بڑی مشکل سے اس
نے اپنی جان بچائی اور نہ جانے چیف
باس کا کیا حشر ہوا ہو۔

اب اس کے لیے سب سے بڑا مسئلہ یہ
بھی تھا کہ دوسرے تین بڑوں کو چیف باس

کے پہنچنے کی اطلاع کیسے دے۔ لیکن تنظیم کے
اصولوں کے مطابق اسے اطلاع دینی چاہیے
تھی بہرحال سوچ سوچ کر آخرکار اس نے
یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ اطلاع دے ہی
دے اس کے ساتھ تو جو ہوگا سو ہوگا
لیکن ہوسکتا ہے کہ فوری طور پر چیف باس
کی جان بچائی جا سکے چنانچہ اس نے الماری
کھول کر اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر
میز پر رکھا اور پھر فریکونسی تبدیل کرنے
کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر میں
سے اچانک سیٹی کی آواز نکلنے لگی مسلم
اصفہانی بری طرح چونک پڑا۔ ظاہر ہے وہ سمجھ
گیا کہ چار بڑوں میں سے کسی نے اسے کال
کیا ہے چند لمحوں تک بت بنا کھڑا رہنے
کے بعد آخرکار اس نے اپنے ہاتھوں سے
بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو چار بڑے کالنگ ۔۔ اوور" دوسری
طرف سے ایک کرخت آواز گونجی۔

"مسلم اصفہانی سپیکنگ فرام دس اینڈ اوور

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

مسلم اصفہانی نے بجھے بجھے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسلم اصفہانی تمہاری کارکردگی انتہائی مایوس کن جا رہی ہے تمہاری وجہ سے ایک چیف باس بھی پھنس گیا تھا یہ تو اس نے اپنے ذہن سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو بچا لیا ورنہ تم تو اسے دشمنوں کے نرغے میں چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے اوور" بولنے والے کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"جناب پوزیشن ہی ایسی تھی اور مجھے یقین تھا کہ چیف باس تو ناقابلِ تسخیر ہیں۔ اس لئے میں نے ایسا کیا ہے ورنہ اگر میرے ذہن میں ذرا سا بھی خدشہ ہوتا تو میں اپنی جان دے کر بھی انہیں بچا لیتا اوور" مسلم اصفہانی اب خوشامد پر اتر آیا۔

"بہرحال تمہارے بارے میں اور ان حقیر جاسوسوں کی تنظیم کے خلاف کارکردگی کا تفصیلی جائزہ لینے کے لئے چار بڑوں کی ایمرجنسی میٹنگ کال کر لی گئی ہے۔ اس میٹنگ میں تمہارا فیصلہ بھی

کیا جائے گا۔ تم دس منٹ بعد انٹرنیل ویژن آن کر دینا تاکہ تم بھی انٹرنیل ویژن کے ذریعے میٹنگ میں شریک ہو سکو اوور" دوسری طرف سے بولنے والے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب اوور" مسلم اصفہانی نے مردہ سے لہجے میں کہا۔

"اوور اینڈ آل" دوسری طرف سے کہا گیا اور مسلم اصفہانی نے بٹن آف کر دیا۔ دوسرے لمحے وہ سر پکڑ کر کرسی پر یوں ڈھیر ہو گیا جیسے اچانک اس کے جسم سے روح نکل گئی ہو۔ مسلم اصفہانی چار بڑوں کے متعلق اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ لوگ غلطی کرنے والوں کو کسی طور بھی معاف نہیں کرتے اب اسے اپنی موت صاف دکھائی دے رہی تھی ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ وہ کسی طرح یہاں سے فرار ہو جائے مگر دوسرے لمحے یہ خیال دل سے نکال دیا کیونکہ وہ تنظیم کے متعلق اچھی طرح جانتا تھا کہ تنظیم کے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

شکاری کتے قبروں سے بھی اس کی لاش ڈھونڈ نکالیں گے وہ ان سے بچ کر دنیا کے کسی گوشے میں بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔

یہی سوچتے سوچتے آخرکار دس منٹ گزر گئے اور اس نے کرسی سے اٹھ کر کمرے کی درمیانی الماری کھولی اور پھر اس کے اندر لگے ہوئے بک کو نیچے کی طرف زور سے دبایا دوسرے لمحے الماری کی پشت دروازے کی طرح کھلتی چلی گئی اور مسلم اصفہانی اس دروازے سے گزر کر ایک سرنگ نما راہداری میں پہنچ گیا اس راہداری کے آخر میں ایک بڑا سا لوہے کا دروازہ تھا مسلم اصفہانی نے دروازے کے مخصوص حصے پر اپنا بایاں انگوٹھا رکھ کر جیسے ہی دبایا۔

دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا اور مسلم اصفہانی اندر داخل ہو گیا اس کے اندر جاتے ہی دروازہ خود بخود بند ہو گیا اس کمرے کی شمالی دیوار پر پوری دیوار کی لمبائی چوڑائی کی ایک بہت

بڑی سکرین نصب تھی اور کمرے کے درمیان ایک میز اور اس کے پیچھے کرسی پڑی تھی۔ میز اور کرسی کا رخ اسی سکرین کی طرف تھا یہ انٹر ٹیلی ویژن تھا جس کے آن ہوتے ہی وہ چار بڑوں کی میٹنگ میں یہیں بیٹھے بیٹھے شامل ہو سکتا تھا اور اسے یہ بھی اچھی طرح معلوم تھا کہ اس کمرے کا کنٹرولنگ پوائنٹ چار بڑوں کے پاس بھی ہے وہ اگر چاہیں تو وہیں بیٹھے بیٹھے مسلم اصفہانی کو اسی کمرے میں موت کے گھاٹ اتار سکتے ہیں دوسرے لفظوں میں یہ سکرین مسلم اصفہانی کے لئے موت کا پھندا بھی ثابت ہو سکتی تھی۔

مسلم اصفہانی خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا اس کی حالت اس جواری جیسی تھی جو اپنا سب کچھ لٹا کر بس آخری داؤ لگا چکا ہو کہ یا تو اس داؤ میں اپنی زندگی بھی ہار بیٹھتا یا پھر اسے سب کچھ واپس مل جائے گا۔

مسلم اصفہانی نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن آن کر دیا دوسرے لمحے اس چوڑی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

سکرین پر روشنی کی لہریں کوندنے لگیں اور دھماکے سے ہونے لگے اور پھر پوری سکرین روشن ہو گئی سکرین پر اب ایک بہت بڑی میز کے پیچھے چار نقاب پوش بیٹھے ہوئے تھے ان کے نقاب گہرے سرخ رنگ کے تھے یہ ایمرجنسی میٹنگ کی نشانی تھی اور یہ نقاب اس وقت لگائے جاتے تھے جب چار بڑوں نے کوئی اہم فیصلہ کرنا ہو۔

"مسلم اصفہانی حاضر ہے جناب" مسلم اصفہانی نے اپنے لہجے میں جبراً گرمجوشی پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"مسلم اصفہانی ان غیر ملکی جاسوسوں کی ایران میں آمد سے لے کر اب تک کی تمام رپورٹ تفصیل سے بتاؤ" چار بڑوں میں سے ایک نے کرخت لہجے میں اسے حکم دیتے ہوئے کہا۔

اور مسلم اصفہانی نے آدھے گھنٹے تک مسلسل بول کر فیصل شہزادی کی آمد سے لے کر اب تک کے حالات پوری تفصیل سے بتلائے اس نے تمام واقعات کا اور اپنی کارکردگی کا تفصیلی ذکر کیا کہ کس طرح وہ یہاں آتے ہی اس کے

سامنے پیش ہوئے جبکہ وہ سیکرٹ سروس کا سربراہ تھا لیکن اس نے انہیں بچے سمجھتے ہوئے بری طرح دھتکار دیا لیکن پھر سیکشن ہیڈکوارٹر کی انچارج مس لیلیٰ کی طرف سے اطلاع ملی کہ وہ اس تک پہنچ گئے ہیں چنانچہ انہیں اغوا کر کے ہیڈکوارٹر لایا گیا۔ میں نے ان سے سیکشن ہیڈکوارٹر تک پہنچنے کا کلیو معلوم کرنے کے لئے تشدد کیا لیکن عین اس وقت ان کا تیسرا ساتھی وہاں ٹپک پڑا اور پھر ایک خوفناک جنگ کے بعد اسے موت کے کنویں میں پھینک دیا گیا اسی جنگ میں مس لیلیٰ ماری گئی جب میں انہیں موت کے کنویں میں بجلی کے تاروں پر گرانے لگا تو اچانک فیروزہ وہاں پہنچ گئی اور اس نے عین موقع پر مشین بند کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آرے فوراً دیواروں میں چلے گئے اور وہ نیچے گڑھ میں جا گرے مس فیروزہ کو میں نے مار ڈالا۔

گو جس سے کسی کا زندہ بچ نکلنا محال تھا اس سے یہ شیطان نکل جانے میں کامیاب ہو

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

گئے میں نے پوری تنظیم کو ان کی تلاش میں
لگا دیا لیکن وہ کسی کے ہاتھ نہ آسکے پھر
اطلاع ملی کہ وہ ایک تھانے میں پہنچ گئے
جہاں سے پولیس کی نگرانی میں انہیں وزیراعظم
کے پاس پہنچایا جا رہا ہے جس پر میں نے
مرڈر سیکشن کو ان کے قتل کرنے کی ہدایت
کی مرڈر سیکشن نے جیپ اڑا دی چنانچہ میں
خود اس کی اطلاع دینے کہ یہ جاسوس ہلاک ہو
چکے ہیں پرائم منسٹر آفس پہنچ گیا وہاں جا کر
اطلاع ملی کہ وہ پھر بچ نکلے ہیں چنانچہ میں
وزیراعظم سے کہہ کر خود انہیں لینے کے
لئے پہنچ گیا تاکہ انہیں وزیر اعظم تک پہنچنے سے
پہلے ہلاک کر دیا جائے چنانچہ میں انہیں اپنی کار
میں قید کر کے ہیڈ کوارٹر لے آیا وہاں میں نے
انہیں گولیوں سے اڑا دینے کا ارادہ کیا مگر یہ الٹا مجھے
قید کر کے کار سمیت نکل گئے جس پر مرڈر سیکشن
نے ان پر ریڈ کیا گیا۔ اور مجھے ان کے پنجے
سے نکال کر ان پر فائرنگ کر دی مگر وہ
نہ صرف خود بچ گئے بلکہ انہوں نے مرڈر

سیکشن کے آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیا۔ وہاں سے
میں ہیڈ کوارٹر واپس آ گیا جہاں مجھے اطلاع ملی
کہ وہ نہ صرف وزیراعظم ہاؤس پہنچ گئے ہیں
بلکہ وزیراعظم صاحب نے مشہور جاسوس رضا کاشانی
کو بھی بلا لیا ہے اور پھر یہ شیطان رضا کاشانی
کے ساتھ اس کی کوٹھی پہنچ گئے ہیں جس
پر میں نے مرڈر سیکشن کے پانچ افراد کے
جسموں میں ایبولا تھرٹی، انجکٹ کر کے انہیں
رضا کاشانی کی کوٹھی میں داخل کر دیا اور خود
باہر سے اپڈینگ بم اندر پھینک دیا اس وقت
یہ تینوں اور رضا کاشانی یقینی طور پر کوٹھی میں
موجود تھے کوٹھی مکمل طور پر تباہ ہو گئی اس
کی اینٹ سے اینٹ بج گئی اور مجھے یقین ہو
گیا کہ رضا کاشانی سمیت یہ تینوں بھی ختم ہو
گئے ہیں چنانچہ میں یہ خوشخبری سنانے خود چیف
باس کی کوٹھی پہنچا جہاں جا کر پتہ چلا کہ یہ
تینوں مرے نہیں ہیں بلکہ ویگن کی چھت پر
لیٹ کر اس کوٹھی میں پہنچ گئے ہیں۔ وہاں
چیف باس نے انہیں گولی سے اڑا دینے کا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

حکم دے دیا لیکن ان کی پھرتی کی وجہ سے سچویشن اچانک بدل گئی تمام مسلح محافظ مارے گئے اور میں نکل آیا بعد میں آپ نے بتایا ہے کہ چیف باس بھی بچ گئے ہیں اور وہ نکل آئے ہیں" مسلم اصفہانی نے کہا۔

"تم اندازہ کر سکتے ہو کہ روشندان سے فائرنگ کرنے والا کون تھا کیوں کہ وہ تینوں تو کمرے میں موجود تھے" ایک نقاب پوش نے پوچھا۔

"جی ہاں بھاگتے ہوئے میں نے اس کی آواز سنی تھی۔ وہ رضا کاشانی کی آواز تھی" مسلم اصفہانی نے جواب دیا۔

"ہوں اس کا مطلب ہے کہ تم نے واقعی ان کے خلاف بھرپور کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے یہ اب ان کی قسمت تھی کہ وہ ہر بار بچ نکلے" ایک نقاب پوش نے کہا اور مسلم اصفہانی کے چہرے پر نقاب پوش کی آواز سن کر رونق لوٹ آئی۔

"ساتھیو جو حالات ہمارے سامنے پیش ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تینوں غیر ملکی جاسوس

انتہائی چالاک عیار خطرناک دلیر اور پھرتیلے واقع ہوئے ہیں جس انداز سے وہ نہ صرف ہر حملے سے بچ نکلے اور پھر جس طرح وہ یہاں آتے ہی ہماری راہ پر چل نکلے اور ہمارے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے مرڈر سیکشن کے آدمی ان کے ہاتھوں مارے گئے مسلم اصفہانی جو بیکرت مرڈر کے چیف کی وجہ سے تنظیم کے بڑے کام آ رہا ہے بے نقاب ہو گیا حتیٰ کہ وہ ہم میں سے ایک کی رہائش گاہ پر بھی پہنچ گئے اور وہاں بھی ہمارے آدمی ان کے ہاتھوں مارے گئے اور اب تو وہ رضا کاشانی بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا ہے اور ان سب حالات کو دیکھتے ہوئے میری تجویز یہ ہے کہ ان کے خلاف بھرپور اور جامع قسم کا اقدام کرنا ضروری ہو گیا ہے ورنہ اگر وہ اسی انداز میں کام کرتے رہے تو پھر یقیناً ایک دن پوری تنظیم کا خاتمہ ہو جائے گا" ایک اور نقاب پوش نے بولتے ہوئے کہا۔

"مگر ان کے خلاف کس قسم کا اقدام کیا جائے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

مسلم اصفہانی تو ان کے مقابلے میں بری طرح ناکام ہو چکا ہے ایک اور نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں اس میں مسلم اصفہانی کا قصور معلوم نہیں ہوتا۔ دراصل مسلم اصفہانی نے انہیں اہمیت نہیں دی۔ بچے سمجھ کر عام حالات میں ان پر حملے کرتا رہا اور پھر مسلم اصفہانی انہیں پہچانتا ہے اور وہ اسے پہچانتے ہیں اس لئے مسلم اصفہانی کے ذریعے ہی ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے تیسرے نے رائے دی۔

"لیکن مسلم اصفہانی انہیں چیف باس کی کوٹھی میں لا کر ایک سنگین غلطی کا مرتکب ہوا ہے حالانکہ تنظیم کے اصولوں کے مطابق ہم سے براہِ راست رابطہ قائم نہیں کیا جا سکتا اسے اس غلطی کی سزا ملنی چاہیے" ایک نے کہا۔

"یہ وقت اپنے آدمیوں کو سزا دینے کا نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان نازک حالات میں مسلم اصفہانی کی غلطی اس شرط پر معاف کی جا سکتی ہے کہ وہ آئندہ ایسی حرکت نہ

کرنے کا وعدہ کرے" اس بار بیک وقت دو نقاب پوش بول پڑے۔

"جناب والا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ ایسی کوئی غلطی نہ کروں گا" مسلم اصفہانی فوراً ہی بول پڑا۔

"چلو ٹھیک ہے مسلم اصفہانی ہمارا اہم آدمی ہے اس لئے اس کی پہلی غلطی کو معاف کر دیا جاتا ہے لیکن اس کے بعد کوئی غلطی برداشت نہ کی جائے گی" ان سب نے باری باری کہا اور مسلم اصفہانی نے اطمینان کی ایک طویل سانس لی وہ موت کے پھندے سے نکل آیا تھا۔

"بہت بہت شکریہ جناب" مسلم اصفہانی نے وہیں بیٹھے بیٹھے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"اب ہمیں ان لڑکوں اور رضا کاشانی کے خلاف کوئی جامع پروگرام بنانا چاہیے اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ اب اس مہم کا تمام کنٹرول ہمیں اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہیے" ایک نقاب پوش نے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"تمہارا مطلب ہے کہ ان لڑکوں کے خلاف ہم چاروں براہ راست میدان میں اتر آئیں۔ باقی تینوں نے کہا یقیناً ہمیں ایسا کرنا ہوگا ہم سب مل کر ان جاسوسوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں جنہوں نے اتنی بڑی تنظیم کا ناطقہ بند کر دیا ہے۔ تجویز پیش کرنے والے نے کہا۔

"کوئی تجویز" ان میں سے ایک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

میرا خیال ہے ہم مسلم اصفہانی کو چارے کے طور پر استعمال کریں یہ لڑکے یقیناً مسلم اصفہانی کو چیک کرتے اس کا پیچھا کریں گے اور اسطرح ہم مسلم اصفہانی کے ذریعے انہیں چیف ہیڈکوارٹر میں لے جا سکتے ہیں جہاں ان کے فوری قتل کرنے کے تمام انتظامات پہلے سے مکمل ہوں اور جیسے ہی وہ اندر جائیں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ان کا خاتمہ کر دیا جائے" ایک نقاب پوش نے کہا۔

اچھی تجویز ہے اسطرح یہ یقیناً پھنس جائیں

گے باقی تینوں نے بھی سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تجویز منظور" مسلم اصفہانی ٹھیک ہے۔ مسلم اصفہانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر" مسلم اصفہانی نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ کھلی کار میں شہر میں گھومنا شروع کر دو تمہارے ارد گرد تنظیم کے لوگ تمہاری خفیہ نگرانی کریں گے جیسے ہی تمہیں چیک کیا جائے اور تمہارا تعاقب کیا جائے تم نے اپنے سر پر دوبار ہاتھ پھیرنا ہے اس طرح نگرانی کرنے والے تمہارے تعاقب کرنیوالوں کو پہچان لیں گے اور پھر ان کی نگرانی شروع کر دی جائے گی جب نگرانی کرنے والوں کی طرف سے تمہیں کاشن مل جائے تو تم نے سیدھا چیف ہیڈ کوارٹر پہنچ جانا ہے جہاں ان لڑکوں کی یقینی موت کے لئے پھندہ تیار ہوگا ایک نقاب پوش نے مسلم اصفہانی کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"مگر جناب مجھے چیف ہیڈکوارٹر کا پتہ معلوم

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

نہیں مسلم اصفہانی نے جھجکتے ہوئے جواب دیا۔

"جب تمہیں نگرانی کا سگنل دیا جائے گا تو ریڈیو ٹرانسمیٹر پر پتہ بھی بتا دیا جائے گا بے فکر رہو۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھنا ان لڑکوں کو یہ احساس نہ ہونے دینا کہ تم ان کے تعاقب سے باخبر ہو گئے ہو انہیں اسی غلط فہمی میں رہنا چاہیے کہ تم ان کے تعاقب سے بے خبر ہو۔ نقاب پوش نے جواب دیا۔

"اس بارے میں آپ قطعاً بے فکر رہیں جناب انہیں قطعاً احساس نہ ہوگا لیکن میں درخواست کروں گا کہ ان کی نگرانی کرنے والوں کو ہدایات دے دیجئے گا کہ یہ لڑکے پورے شیطان ہیں ایسا نہ ہو کہ وہ نگرانی کرنے والوں کی ذرا سی غفلت سے بھڑک جائیں" مسلم اصفہانی نے خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"یہ نگرانی کرنے والے چیف ہیڈ کوارٹر سے متعلق ہوں گے اس لئے تمہیں ان کے بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ لوگ اپنے

کام کے ماہر ہیں" نقاب پوش نے ناگوار سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری سر" مسلم اصفہانی نے شرمندہ ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"اور سنو اگر وہ لڑکے تمہارا تعاقب کرنے کی بجائے تمہیں اغوا کرنے کی کوشش کریں تو ایسی صورتحال میں تم معمولی سی کشمکش کے بعد بیہوش ہو جانا تاکہ وہ اطمینان سے تمہیں لے جا سکیں۔ نقاب پوش نے جواب دیا۔

"مگر جناب ——" مسلم اصفہانی نے پریشان ہوتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔

"تم بے فکر رہو تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔ نقاب پوش نے کرخت لہجے میں اس کی بات کو اُچکتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر" مسلم اصفہانی نے سر جھکاتے ہوئے کہا اس کے ذہن میں یہی خدشہ رہتا تھا کہ یہ شیطان لڑکے اسے اغوا کرکے نگرانی کرنے والوں کو جل دے گئے تو پھر اس کی خیر نہیں" اپنے سارے بدلے اس سے لیں گے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اور کل صبح نو بجے تم کھلی کار میں شہر کا گشت شروع کر دو گے اور ریڈیو ٹرانسمیٹر آن رکھو گے" سمجھ گئے۔ نقاب پوش نے کہا۔

"یس سر" مسلم اصفہانی نے جواب دیا۔

"بائی بائی" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین یکدم تاریک ہو گئی مسلم اصفہانی نے طویل سانس لی۔ اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن آف کر کے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا کمرے میں داخل ہوتے وقت اس کے چہرے پر جو مردنی چھائی ہوئی تھی اب جاتے وقت وہ بات نہ تھی وہ خاصی حد تک مطمئن ہو گیا تھا ایک اطمینان تو اسے اپنی جان بچنے کا تھا اور دوسرا اطمینان یہ تھا کہ ان شیطان لڑکوں سے اس کی براہ راست جنگ ختم ہو گئی تھی اب تمام تر ذمہ داری چارجیلں نے خود اٹھا لی تھی اور اسے صرف چارے کے طور پر استعمال کیا جا رہا تھا اور اسے یقین تھا کہ چارجیلں ان لوگوں کو یقیناً انجام تک پہنچا دیں گے۔

رضا کاشانی کے پیچھے دوڑتے ہوئے وہ جلد ہی کالونی کے پہلے چوک تک پہنچ گئے اور پھر جلد ہی انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔ رضا کاشانی نے ان تینوں کو ٹیکسی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"مگر تم" شہزاد نے پوچھا۔

"میرے پاس موٹر سائیکل ہے" رضا کاشانی نے مسکراتے ہوئے کہا چنانچہ شہزاد، دیصل اور انیلا ٹیکسی میں سوار ہو گئے۔

"ڈرائیور انہیں باسط کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ پر اتار دینا" رضا نے ڈرائیور کی گود میں ایک نوٹ پھینکتے ہوئے کہا اور ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
www.paksociety.com
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ٹیکسی کے جانے کے بعد رضاکاشانی تیزی سے واپس مڑا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس درخت کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کے پیچھے اس کی موٹر سائیکل موجود تھی کوٹھی میں ویسے ہی خاموشی طاری تھی۔ کمروں کے اندر ہونے والی فائرنگ کی آواز باہر شاید کسی نے نہ سنی تھی اس لئے باہر سکوت طاری تھا ورنہ ہو سکتا تھا اب تک پولیس کاروں کو گھیرے میں لے چکی ہوتی۔

تھوڑی دیر بعد وہ موٹر سائیکل کے پاس پہنچ گیا اس نے موٹر سائیکل کے ہینڈل کے ساتھ نصب ایک چھوٹی سی ڈبیا کو انگوٹھے سے دبایا تو اس میں سے بجلی۔ بجلی سائیں سائیں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو رضاکاشانی سپیکنگ" رضاکاشانی نے دبے دبے لہجے میں کہا۔

"ہیلو شہریار بول رہا ہوں چیف آپ کہاں ہیں۔ ہم سب تو آپ کی کوٹھی کی تباہی کا سن کر پاگل ہو گئے ہیں۔ پوری ٹیم وہاں کوٹھی پر

پہنچی ہوئی ہے تاکہ آپ کا پتہ لگایا جا سکے" دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز ابھری۔

"میرے دوست رضا اتنا نرم گوشت نہیں ہے کہ ہر کوئی اسے چبا جائے تم سب کو وہاں سے واپس بلا لو اور سٹو پوائنٹ نمبر تھرٹی پر سالم کو کال کر کے مطلع کر دو کہ سپیشل پارسل ٹیکسی پر وہاں پہنچیں گے انہیں آرام سے رکھے اور میرے وہاں آنے تک پوائنٹ کی زبردست نگرانی ہونی چاہیے ہو سکتا ہے دشمن وہاں بھی وار کر جائیں" رضا نے شہریار کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب حکم کی تعمیل ہو گی" شہریار نے دوسری طرف سے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں" رضاکاشانی نے کہا اور پھر ڈبیا پر انگوٹھا رکھ کر اسے دبا دیا ڈبیا میں سے نکلنے والی سائیں سائیں کی آواز بند ہو گئی۔

رضاکاشانی چند لمحے وہیں کھڑا کچھ سوچتا رہا پھر اس نے فیصلہ کن انداز میں کندھے جھٹکے اور

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ایک بار پھر اس کوٹھی کی طرف چل دیا جہاں چند لمحے قبل خون کی ہولی کھیلی گئی تھی اس بار وہ کوٹھی کے مین گیٹ کی طرف جا رہا تھا ابھی وہ کوٹھی کے قریب پہنچا نہ تھا کہ اس نے کوٹھی کا پھاٹک کھلتے دیکھا اور پھر سفید رنگ کی ایک سپورٹس کار کوٹھی کے گیٹ سے باہر آتی دکھائی دی رضا پھرتی سے ایک درخت کی آڑ میں ہو گیا۔

کار کوٹھی سے نکلتے ہی دائیں طرف مڑی اور پھر خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی رضا کے سامنے سے گزرتی چلی گئی اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر ایک لمبے تڑنگے آدمی کو بیٹھے ہوئے دیکھا اس کے علاوہ کار میں اور کوئی شخص نہ تھا۔

جیسے ہی کار آگے بڑھی وہ تیزی سے درخت کی آڑ میں سے نکلا اور پھر دوڑتا ہوا اپنی موٹر سائیکل کی طرف بڑھتا چلا گیا اسے معلوم تھا کہ اس طرف جانے والی سڑک چار میل تک بالکل سیدھی چلی جاتی ہے اور کہیں

چوک نہیں آتا اس لئے وہ مطمئن تھا کہ کار کو جلد ہی پکڑ لے گا۔

موٹر سائیکل کے قریب پہنچتے ہی وہ اچھل کر موٹر سائیکل پر بیٹھا بٹن دبا کر اس نے انجن سٹارٹ کیا اور دوسرے لمحے ۔ طاقتور انجن اور نفیس سائلنسر والا موٹر سائیکل ایک دھچکا کھا کر آگے بڑھا اور پھر آندھی اور طوفان کی طرح سڑک پر دوڑتا چلا گیا۔ رضا لحظہ بہ لحظہ رفتار بڑھاتا چلا جا رہا تھا اس نے دانستہ ہیڈ لائٹ روشن نہ کی تھی تاکہ کار ڈرائیور اسے اپنے پیچھے دیکھ کر چونک نہ پڑے روڈ لائٹس بھی چونکہ بند تھیں اس لئے ہر طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اسے دور سے کار کی پچھلی بتیاں نظر آئیں اور اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اب اس نے ایک محفوظ فاصلہ رکھ کر تعاقب شروع کر دیا وہ سمجھ تو گیا تھا کہ کار میں وہی نقاب پوش ہوگا جو دیوار میں غائب ہو گیا تھا اسے دل ہی دل میں اس

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

بات پر مسرت ہو رہی تھی کہ اس نے اس خوفناک تنظیم کے ایک اہم ترین آدمی کو ٹریس کر لیا ہے کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ مسلم اصفہانی بھی اس کے سامنے مؤدبانہ انداز میں بات چیت کر رہا تھا اور پھر اس کی کوٹھی کی تباہی کے بعد وہ سیدھا اس آدمی کے پاس آیا تھا اس سے صاف ظاہر تھا کہ یہ آدمی تنظیم میں غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے چار میل بعد کار چوک سے دائیں ہاتھ پر مڑ گئی یہ سڑک سیدھی ہوا بندر کی طرف جاتی تھی۔ اور رضا اس سڑک پر مڑتے ہی سمجھ گیا کہ کار والا ہوا بندر جا رہا ہے۔

ہوا بندر ایک پرانی اور اجڑی ہوئی بندرگاہ تھی جہاں اب سکون کے متلاشی کروڑ پتیوں نے بڑی بڑی کوٹھیاں بنا رکھی تھیں کئی ایکڑوں پر مشتمل یہ وسیع و عریض کوٹھیاں ایک دوسرے سے اتنے فاصلے پر تھیں کہ اگر ایک کوٹھی کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا جائے تو شاید دھماکے کی آواز بھی دوسری کوٹھی کے مکین نہ سن

سکیں۔ اسے معلوم تھا کہ اس مخصوص کالونی کے گرد باقاعدہ باڑ ڈال کر حفاظتی انتظام کیے گئے ہیں اور ان کروڑ پتیوں نے اپنے طور پر باقاعدہ حفاظتی گارڈ رکھی ہوئی ہے جو ان کی اجازت کے بغیر کسی کو اس کالونی میں داخل نہ ہونے دیتی یہاں گیٹ پر موجود گارڈ انچارج کو یہ بتایا جانا ضروری ہے کہ آنے والا کس سے ملنا چاہتا ہے پھر گارڈ انچارج مخصوص ٹیلیفون پر اس کوٹھی سے رابطہ قائم کرتا جب وہاں سے باقاعدہ انکوائری کے بعد اس آدمی کو اندر آنے کی اجازت دے دی جاتی تو پھر گارڈ انچارج ایک مخصوص جیپ میں مسلح افراد کو رہنمائی اور حفاظت کے لئے آنے والے کے ساتھ اس کوٹھی تک بھیجتا جو آنے والے کو اس کوٹھی تک پہنچا کر اور وہاں کے مکینوں سے کلیرنس لے کر واپس آتے۔

رضا سوچ رہا تھا کہ اتنی رات گئے سفید کار کو شاید ہی کالونی کے اندر داخل ہونے کی اجازت مل سکے اور ساتھ ساتھ وہ یہ بھی سوچ رہا

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

تھا کہ اگر کار والا کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا تو پھر اسے تلاش کرنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ ظاہر ہے صحیح راستے سے اس کا اندر جانا محال تھا اور اگر وہ چوری چھپے اندر داخل ہوتا تو پھر اتنی وسیع کالونی میں اس کوٹھی کو تلاش کرنا جس میں سفید کار والا گیا تھا قطعاً ناممکن تھا اس لئے وہ کوئی ایسا طریقہ سوچ رہا تھا جس سے وہ بھی اسی کار کے ساتھ ہی کالونی میں داخل ہو سکتا لیکن فوری طور پر کوئی ترکیب اس کے ذہن میں نہ آ رہی تھی بہرحال وہ کار کا تعاقب کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اب اس نے موٹر سائیکل کی رفتار بڑھا کر فاصلہ کم کر دیا تھا کیونکہ اس اندھیری سڑک پر اسے بیز لائٹ کے چیک کئے جانے کا کوئی خدشہ نہ تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد مخصوص کالونی کا رکاوٹی گیٹ نزدیک آتا گیا یہاں ایک کیبن بنا ہوا تھا جس میں دس کے قریب مشین گنوں سے مسلح افراد ہر وقت موجود رہتے تھے اس حفاظتی فورس میں سو سے زائد مسلح افراد تھے باقی افراد باڑھ کے اندر

گرد پوری کالونی میں گشت کرتے رہتے تھے۔ اس کالونی میں رہنے والے کروڑ پتیوں کو چونکہ ہر وقت اپنی جان اور مال کا خطرہ رہتا تھا اس لئے انہوں نے مشترکہ طور پر اس حفاظتی فورس کا پرائیویٹ انتظام کر رکھا تھا اور ان کے لئے اتنی بڑی فورس کے اخراجات ادا کرنا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

کار کیبن کے قریب پہنچ کر رک گئی اور پھر تین بار ہارن بجایا گیا اور کیبن میں سے تین مسلح افراد ہاتھوں میں طاقتور ٹارچیں سنبھالے تیزی سے کار کی طرف بڑھتے چلے آئے۔

نغاکاشانی نے کار کے رکتے ہی موٹر سائیکل تیزی سے گھمائی اور اسے ایک چوڑے تنے والے درخت کی آڑ میں کھڑا کر دیا اور خود بھی اس درخت کی آڑ میں رک کر یہ سب تماشا دیکھنے لگا۔ وہ اس وقت کار سے تقریباً پچاس ساٹھ گز دور تھا۔

مسلح افراد کار کے قریب پہنچے اور پھر انہوں نے ٹارچیں جلا کر پہلے کار کا مکمل جائزہ لیا اور

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

پھر ان میں سے ایک نے جھک کر ڈرائیور سے باتیں شروع کر دیں تھوڑی دیر بعد کار کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا مگر جسمانی طور پر خاصا قوی ہیکل شخص کار سے باہر نکلا اور پھر وہ مسلح دیوانوں کے درمیان چلتا ہوا کیبن کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اسی لمحے رضا کے ذہن میں اندر داخل ہونے کی ایک ترکیب آ گئی چنانچہ جیسے ہی وہ شخص دیوانوں سمیت کیبن میں داخل ہوا رضا کاشانی، تیزی سے کار کی طرف بڑھتا چلا گیا وہ بڑے محتاط انداز میں اور رکوع کے بل جھک کر کار کی طرف بڑھ رہا تھا تاکہ اگر کیبن میں سے کوئی ادھر دیکھ بھی رہا ہو تو کار کی آڑ کی وجہ سے اسے چیک نہ کر سکے کار کی ڈگی کے پاس پہنچ کر اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی تار نکالی پھر تار سے اس کا سرا موڑا اور پھر تار کا وہ مڑا ہوا سرا اس نے ڈگی کے تالے میں داخل کر کے اسے دائیں بائیں مخصوص انداز میں گھمانا شروع کر دیا دوسرے لمحے ہلکی سی کھٹک کی

آواز سنائی دی اور رضا نے پھرتی سے تار واپس کھینچ لی اور پھر اس نے آہستہ سے ڈگی کا ڈھکن کھولا کار چونکہ خاصی بڑی تھی اس لئے اس کی ڈگی بھی اس کے تناسب سے خاصی کشادہ تھی بہرحال رضا کو ڈگی دیکھ کر یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ مڑ تڑ کر ڈگی میں سما سکتا ہے ڈگی کا ڈھکن کھولتے ہی وہ آہستگی سے اندر داخل ہوا۔ اور پھر جلیبی کی طرح سمٹ کر ڈگی میں لیٹ گیا اس نے ڈھکن دوبارہ بند کیا لیکن اس حد تک کہ تالا نہ لگے اور ذرا سی جھری رہ جائے تاکہ تازہ ہوا اندر آ سکے اس نے اپنی انگلیوں کے سرے ڈھکن اور پچھلے حصے کے درمیان پھنسا دی تھیں تاکہ جھٹکا لگنے سے تالہ بند نہ ہو جائے۔

اسے وہاں لیٹے ہوئے تقریباً پندرہ منٹ گزر گئے کہ اسے تیز تیز قدموں کی آواز کار کی طرف آتی سنائی دیں اور رضا کے حواس یکدم چوکنا ہو گئے قدموں کی آواز سے محسوس ہو رہا تھا کہ آنے والا ایک ہی فرد ہے اور یہ یقیناً وہی کار

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

چلانے والا ہوگا قدموں کی آوازیں ڈرائیونگ سیٹ کے قریب آ کر رک گئیں پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور کار کو ہلکا سا دھچکا لگا۔ یقیناً آنے والا کار میں بیٹھ گیا تھا ایک بار پھر ہلکے سے دھماکے سے دروازہ بند ہوا اور پھر کار آگے بڑھتی چلی گئی چند لمحوں بعد رضا کاشانی کے کانوں میں کسی جیپ کے سٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی۔ اور وہ کار کے آگے آگے چلتی گئی رضا نے دل ہی دل میں خدا کا شکریہ ادا کیا کیوں کہ اگر جیپ کار کے پیچھے ہوتی تو پھر ہو سکتا تھا کہ اسے چیک کر لیا جاتا مگر اب اس بات کا کوئی خدشہ نہ تھا۔

رضا کاشانی نے اب ڈھکن کا سرا ذرا سا اوپر کیا اور پھر چہرہ بڑی سی جھری سے لگا کر اس نے ارد گرد کے ماحول کو جانچنا شروع کر دیا وہ راستہ اچھی طرح دیکھنا چاہتا تھا تاکہ اگر اسے واپس آنا پڑے تو اسے کوئی تکلیف نہ ہو۔

کار مسلسل تیز رفتاری سے سفر کر رہی اور پھر تقریباً بیس پچیس کلومیٹر کے سفر کے بعد

دائیں طرف مڑی اور پھر ایک بڑے پھاٹک پر رک گئی رضا دوبارہ دبک گیا۔

چند لمحوں بعد پھاٹک کھلنے کی آواز سنائی دی اور کار اندر داخل ہو گئی جبکہ جیپ تیزی سے واپس مڑی اور دوبارہ اسی راستے پر دوڑنے لگی۔

پھاٹک سے گزر کر کئی فرلانگ تک خوبصورت لان کے درمیان میں بنی ہوئی سرخ بجری کی سڑک پر دوڑنے کے بعد کار ایک بہت بڑے لیکن انتہائی خوبصورت پورچ میں رک گئی کار کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور بند ہو گیا اس کے ساتھ ہی قدموں کی آواز آہستہ آہستہ دور ہوتی چلی گئی۔

پورچ میں طاقتور بلب کی تیز روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی مگر وہاں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا اور نہ ہی کسی کتے کے بھونکنے کی آواز سنائی دی تھی شائد مکین بیرونی حفاظتی انتظام اور اس کے انتظامات سے پوری طرح مطمئن تھے انہیں یقین تھا کہ غیر متعلقہ آدمی کسی کو بھی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

تک نہیں پہنچ سکتا اس لئے انہوں نے حفاظتی انتظامات کو فضول سمجھ کر سرے سے اپنایا ہی نہ تھا۔

جب قدموں کی چاپ بالکل معدوم ہو گئی تو چند لمحے مزید انتظار کے بعد رضا نے آہستگی سے ڈھکنا اٹھایا اور پھر وہ باہر نکل آیا کر نے آہستگی سے ڈھکنا دوبارہ بند کیا اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگا کوٹھی پر ہو کا عالم طاری تھا کوئی متنفس نظر نہ آ رہا تھا ہر طرف سے مطمئن ہونے کے بعد رضا آہستگی سے اصل عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا

برآمدے میں داخل ہو کر وہ درمیانی گیلری میں داخل ہوا اور اسے گیلری کے اختتام پر ایک دروازے سے نیچے روشنی کی لکیر سی باہر نکلتی دکھائی دی رضا آہستہ آہستہ اس دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا دروازے کے قریب رک کر اس نے آہٹ لی مگر اندر کمل خاموشی طاری تھی رضا نے آہستہ سے دروازہ پر دباؤ ڈالا تو دروازہ بے آواز کھلتا چلا گیا

وہ اندر سے بند نہ تھا دروازہ دھکیل کر بھی رضا چند لمحے دبکا رہا مگر جب اندر سے کوئی ردعمل نہ ہوا تو وہ کمرے میں داخل ہو گیا یہ ایک لمبا چوڑا کمرہ تھا جو بہت قیمتی فرنیچر سے سجا ہوا تھا فرش پر دبیز اور انتہائی قیمتی قالین بچھا ہوا تھا کمرے کی شمالی دیوار کے ساتھ سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں جن پر تیز بلب جل رہا تھا رضا ان سیڑھیوں پر اترتا چلا گیا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا جس کے اوپر ایک بڑا سا روشندان تھا جو خوبصورت جالی سے بنایا گیا تھا اس کے نیچے اور دروازے کے عین اوپر ایک چوڑا شیڈ بنا ہوا تھا۔

رضا نے اس شیڈ کو محفوظ سمجھتے ہوئے دونوں ہاتھ اونچے کئے اور دوسرے لمحے وہ شیڈ پر پہنچ گیا اب اسے سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے تو دیکھا جا سکتا تھا مگر نیچے سے کمرے کے اندر سے نہ دیکھا جا سکتا تھا اور پھر اس نے جالی کے کونے سے آنکھ لگا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

دی۔ دوسرے لمحے وہ چونک پڑا کیونکہ اس نے
ایک بڑی سی میز کے پیچھے چار نقاب پوشوں
کو بیٹھا ہوئے دیکھا ان کے چہروں پر سرخ
رنگ کے نقاب چڑھے ہوئے تھے ان کا رخ
بائیں ہاتھ پر واقع دیوار کی طرف تھا جس پر
پوری دیوار کی چوڑائی پر مشتمل ایک دبیز وعریض
سکرین نصب تھی سکرین روشن تھی اور اس پر
ایک میز کے پیچھے مسلم اصفہانی بیٹھا ہوا صاف
نظر آ رہا تھا۔

کس مصیبت میں پھنسا دیا ہے تم نے۔
اچھے بھلے اپنے گھر میں رہتے تھے خواہ مخواہ
تم پر جاسوسی کا بھوت سوار ہو گیا ہے فیصل
نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہی شہزاد سے الجھتے ہوئے
انداز میں کہا۔
"اب تم کون سے سولی پر ٹنگے ہوئے ہو
مصیبت تو میری آ گئی ہے بچانے کب سے
کھانا ہی نہیں کھایا۔ بھوک کے مارے معدہ
الٹی جمپ لگا رہا ہے" شہزاد نے برا سا منہ
بناتے ہوئے کہا۔
"کچھ خدا کا خوف کرو ابھی ایک گھنٹہ پہلے
تمہیں رضا کاشانی نے پیٹ بھر کر کھانا کھلایا ہے
فیصل نے جھنجلاتے ہوئے انداز میں باقاعدہ شہزاد

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

" آخر تم مرچیں کیوں چبا رہے ہو۔ شہزاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں تو اپنی قسمت کو رو رہا ہوں خواہ مخواہ پرائے پھٹے میں ٹانگ اڑائے پھر رہے ہیں ہر وقت جان کا خوف ۔ ہر وقت عذاب ۔ آخر ہمیں کالے گلاب کی تنظیم کا خاتمہ کر کے کیا ملے گا فیصل نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اچھا اچھا بس اپنا موڈ ٹھیک کرو اسی کا نام زندگی ہے" شہزاد نے اسے مناتے ہوئے کہا اور فیصل بے چارہ بے بسی کی ہنسی ہنس پڑا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ٹیکسی ایک کالونی میں داخل ہو گئی اور پھر ایک بڑی سی کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی کوٹھی کے گیٹ کی سائیڈ پر بارہ کا ہندسہ نمایاں طور پر چمک رہا تھا۔

جیسے ہی ٹیکسی گیٹ پر رکی ایک نوجوان کہیں اندھیرے سے نکل کر تیزی سے ٹیکسی کے قریب پہنچا اور اس نے بڑے اطمینان سے جھک کر دیکھا

نوجوان کو ٹیکسی کی طرف بڑھتے دیکھ کر فیصل شہزاد اور ڈریکولا ٹیکسی سے نیچے اتر آئے

" آئیے میرے ساتھ" اس نوجوان نے ان تینوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مگر" فیصل نے الجھے ہوئے لہجے میں نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" رضا کاشانی صاحب نے ہمیں آپ کی آمد کے بارے میں مطلع کر دیا تھا ہم آپ کے منتظر تھے" نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ان تینوں نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔

پھر وہ اس نوجوان کی رہنمائی میں پھاٹک میں داخل ہو کر اصل عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

" یہ کوٹھی رضا صاحب کی ہے" شہزاد نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" نہیں یہ شہریار صاحب کی کوٹھی ہے رضا صاحب کے دوست ہیں" نوجوان نے جواب دیا اور برآمدے میں ایک لمبا تڑنگا نوجوان شب خوابی کا لباس پہنے ان کا منتظر کھڑا دکھائی دیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"خوش آمدید دوستو میرا نام شہریار ہے" اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا

"میرا نام فیصل ہے یہ شہزاد ہیں اور یہ ڈریکولا" فیصل نے جواب میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا۔

"آئیے آپ کا کمرہ تیار ہے" شہریار نے گیلری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"مگر جناب شہریار صاحب صرف ایک ہی چیز تیار ہے دوسری کا آپ نے ذکر ہی نہیں کیا" شہزاد نے کہا۔

"دوسری کیا مطلب میں سمجھا نہیں شہزاد صاحب؟" شہریار نے چونک کر پوچھا۔

"جناب بات یہ ہے کہ آپ کا یہ مہمان سخت بھوکا ہے۔ پیٹ میں آنتوں نے سو میٹر کی ریس لگا رکھی ہے اور آپ صرف کمرہ تیار ہے کہہ کر بات ختم کرنا چاہتے ہیں" شہزاد نے وضاحت کرتے ہوئے کہا

"اوہ یہ بات ہے ویری سوری مجھے علم نہ تھا میں ابھی آپ سب کے لئے کھانا تیار کراتا ہوں" شہریار نے ایک بڑے سے کمرے میں پہنچتے ہوئے کہا۔

اس کا لہجہ بے حد معذرت طلب تھا۔

کمرے میں تین آرام دہ بستر بچھے ہوئے تھے۔ اور ہر بستر کے ساتھ ایک چھوٹی سی میز پر پانی کا جگ اور گلاس رکھا ہوا تھا۔

"جناب ہم تینوں کا کھانا اسی کو کھلا دینا۔ اور اس کے بعد خاموشی سے سو جانا ورنہ یہ پورے اڈان کا راشن کھا کر بھی بھوکا رہے گا۔" فیصل نے بستر پر بیٹھ کر بوٹ اتارتے ہوئے جواب دیا۔

"یار تم خواہ مخواہ مجھے بدنام کرتے رہتے ہو۔ اب دیکھئے شہریار صاحب بھلا دس بیس روٹیاں دو ڈونگے سالن کے اور تھوڑے سے پھل سے بھی بھلا بھوک ختم ہوتی ہے اتنے کھانے سے تو بس منہ کا ذائقہ ہی تبدیل کیا جا سکتا ہے" شہزاد نے بڑے شکایت بھرے لہجے میں شہریار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور شہریار کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے حیرت سے پھٹی رہ گئیں مگر پھر اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"آپ بے فکر ہو کر کھائیں شہزاد صاحب مہمانوں

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے لیے راشن کی کوئی کمی نہیں ہے"۔ شہریار نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"میرا کیا خود ہی بھگتے گا۔ ہونہہ شہزادے سے کہہ رہا ہے کہ راشن کی کمی نہیں ہے پتہ چل جائے گا۔ فیصل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر بستر پر لیٹ کر اس نے آنکھیں بند کرلیں ڈریکولا پہلے ہی آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا البتہ شہزاد بستر پر بیٹھا بڑی بے چینی کے عالم میں کھانے کا انتظار کر رہا تھا اسے واقعی بھوک بے پناہ لگ رہی تھی حالانکہ مسٹر کاشانی کی کوٹھی میں اس نے خوب ڈٹ کر کھانا کھایا تھا مگر نجانے وہ سب کھانا اتنے عرصے میں کہاں غائب ہو گیا تھا اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے صدیوں سے اس نے کچھ نہ کھایا ہو۔

"تقریباً آدھے گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد آخرکار ایک ملازم بڑی سی ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور شہزاد کے چہرے پر رونق آ گئی۔

"لیجئے صاحب اسے ختم کیجئے دوسرا کھانا تیار ہو رہا ہے بڑے صاحب نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب تک آپ خود منع نہ کریں میں کھانا پکا کر لاتا رہوں مگر آپ کے ساتھی سو گئے ہیں۔ ملازم نے فیصل اور ڈریکولا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اس دوران گہری نیند سو چکے تھے۔

"وہ مجھے کہہ چکے ہیں کہ میں ان کے حصے کا کھانا بھی کھا لوں اس لئے تم بھی کھانا لاتے رہو۔ شہزاد نے کہا اور پھر وہ یوں کھانے پر ٹوٹ پڑا جیسے صدیوں سے بھوکا ہو۔

ملازم نے تین بار ٹرالی بھر بھر کر کھانا لگایا اور شہزاد [illegible] سب کچھ ختم کر دیا۔

"معاف کیجئے جناب واقعی راشن ختم ہو گیا ہے اور اس وقت ملتا بھی ——— ملازم نے آخری بار شرمندہ لہجے میں کہا۔

"اچھا مجبوری ہے چلو کچھ سہارا تو ہو گیا باقی کل سہی" شہزاد نے ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے بھوکا رہ رہا ہو اور پھر ایک زوردار ڈکار لیتا ہوا بستر پر لیٹ گیا ملازم ٹرالی دھکیلتا باہر چلا گیا البتہ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے آثار تھے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ جتنا کھانا جو شاید پندرہ سولہ افراد کا پیٹ بھر سکتا تھا ایک بچے نے کھا لیا ہے اور ابھی اس کا پیٹ نہیں بھرا۔ دوسرے روز ناشتے کی میز پر شہریار نے باقاعدہ معذرت کرتے ہوئے کہا کہ رات واقعی راشن ختم ہو گیا تھا ناشتے کی میز بھری ہوئی تھی اور شہزاد اس طرح کھانے میں مصروف ہو گیا جیسے اس نے شاید پہلے کبھی نہ کھایا ہو۔

"آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں شہریار صاحب پورے ملک کا راشن کھا کر بھی اس کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ فیصل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا پھر اس سے پہلے کہ شہریار کوئی جواب دیتا ایک ملازم تیزی سے بھاگتا ہوا شہریار کے قریب پہنچا اور اس نے جھک کر شہریار کے کان میں کچھ کہا۔

شہریار بجلی کی طرح چونک کر کھڑا ہو گیا اور پھر بھاگتا ہوا اندر کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا شہزاد تو اپنے کھانے میں مست تھا البتہ فیصل شہریار کے اس انداز پر چونک پڑا اور پھر شہریار کے کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ بھی اٹھ کر اسی طرف

بڑھ گیا کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور شہریار ایک الماری نما دروازے کی طرف پشت کئے کھڑا تھا۔

"یس باس شہریار بول رہا ہوں" اور شہریار کی آواز سنائی دی۔

"وہ لڑکے پہنچ گئے ہیں" اور دوسری طرف سے بھی سی آواز سنائی دی تو فیصل آواز سنتے ہی پہچان گیا کہ بولنے والا رضا کاشانی ہے۔

"یس باس اس وقت وہ ناشتہ کر رہے ہیں" اور شہریار نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"غور سے سنو میرے پاس وقت بے حد کم ہے میں اس وقت کروڑ پتیوں کی مخصوص کالونی بحا بندر کی کوٹھی نمبر چودہ میں چھپا ہوا ہوں۔ بڑی مشکل سے ٹرانسمیٹر پر تم سے رابطہ قائم کرنے کا وقت ملا ہے اس لئے غور سے میری باتیں سن لو اس کوٹھی میں گلاب کی تنظیم کے چار بڑے موجود ہیں انہوں نے مسلم اصفہانی سے پروگرام بنایا ہے آج صبح نو بجے مسلم اصفہانی کھلی کار میں شہر میں گزرے گا اور اس کی خفیہ طور پر نگرانی کی جائے گی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

جیسے ہی فیصل شہزاد اسے دیکھ کر بس کا تعاقب کریں گے وہ انہیں لے کر سیدھا چیف ہیڈ کوارٹر آ جائے گا وہاں ان کے قتل کے انتظامات مکمل ہوں گے اس طرح وہ ان کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں پہلے میرا خیال تھا کہ شاید چیف ہیڈ کوارٹر اسی کوٹھی میں ہوگا لیکن بعد میں ان کی گفتگو سے اندازہ ہوا ہے کہ وہ کہیں شہر میں ہے اور یہ چاروں بڑے نو بجے یہاں سے نکل کر وہاں پہنچ جائیں گے میں کوشش کروں گا کہ ان کے ساتھ ہی یہاں سے نکل جاؤں لیکن اگر میں نہ پہنچ سکوں یا کوئی اور بات ہو جائے تو تم اپنے ساتھیوں سمیت فیصل شہزاد کی اور ان کی نگرانی کرنے والوں کو چیک کرنا اور جب یہ لوگ چیف ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جائیں تو تم خود اس پر ریڈ کر دینا جو نظر آئے بے شک مار ڈالنا اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو میرا حوالہ دے کر اس کوٹھی پر فوری ریڈ کا کہہ دینا باقی حالات وہ خود سنبھال لیں گے اوور" رضا کاشانی نے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس آپ بے فکر رہیں" شہریار نے جواب دیا۔

"بائی بائی اوور اینڈ آل" دوسری طرف سے کہا گیا اور فیصل تیزی سے کھسکتا ہوا واپس ناشتے کی میز پر پہنچ گیا جہاں شہزاد بدستور کھانے میں مصروف تھا۔

چند لمحوں بعد شہریار بھی وہاں آ گیا اس کے چہرے پر قدرے بے چینی کے آثار نمایاں تھے۔

"ناشتے کے بعد آپ کا کیا پروگرام ہے" شہریار نے فیصل سے مخاطب ہو کر پوچھا؟

"دوپہر کے کھانے کا" فیصل کی بجائے شہزاد نے مسکراتے ہوئے جواب دیا جو اب پوری میز صاف کر کے رومال سے ہاتھ پونچھ رہا تھا اور شہریار اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"شہریار صاحب بات سیدھی سی ہے ہم بے خبری میں مارا نہیں جانا چاہتے آپ سے رضا صاحب نے جو کچھ کہا ہے وہ ہمیں تفصیل سے بتا دیں ورنہ ہم کوٹھی سے باہر ہی نہیں نکلیں گے" فیصل نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"رضا نے کیا کہا ہے" شہزاد نے چونکتے ہوئے کہا۔

"آپ شاید میرے پیچھے آ کر سن رہے تھے بہرحال اب بات مکمل ہو چکی ہے تو بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے رضا صاحب مجرم کا پیچھا کرتے ہوئے ہوا بندر پہنچ گئے ہیں جہاں کالے گلاب کے چار بڑوں کا اجلاس ہو رہا تھا اور مسلم اصفہانی بھی اس میں شامل تھا وہاں یہ پروگرام بنایا گیا ہے کہ مسلم اصفہانی کو چارے کے طور پر استعمال کیا جائے مسلم اصفہانی نے کھلی کار میں بیٹھ کر سارے شہر میں گھومنا ہے ظاہر ہے آپ لوگ اس کی تلاش میں ہوں گے۔ اور جیسے ہی اسے دیکھیں گے اس کا تعاقب کریں گے مسلم اصفہانی کی بھی خفیہ طور پر نگرانی ہوگی مسلم اصفہانی آپ کو چیک کر کے نگرانی کرنے والوں کو چوکنا کر دے گا اور پھر وہ سیدھا مجرموں کے چیف ہیڈ کوارٹر جو شہر میں کہیں موجود ہے چلا جائے گا ظاہر ہے آپ اس کا تعاقب کرتے ہوئے وہاں پہنچ جائیں گے۔ اور پھر وہاں آپ کو ہلاک کرنے کا تمام منصوبہ مکمل ہو گا" شہریار نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ منصوبہ تو اسی صورت میں کامیاب ہو سکتا ہے جب ہم کوٹھی سے باہر نکلیں ہم باہر ہی نہ نکلیں گے اس لیے مجرموں کا منصوبہ دھرا کا دھرا رہ جائے گا" فیصل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یار فیصل کیوں میزبانوں کے سامنے بزدلی کی باتیں کر رہے ہو یہ کیا کہیں گے کہ جاسوس اتنے بزدل ہوتے ہیں" شہزاد نے کہا

"ہم بزدل نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہماری بہادری تو ضرب المثل ہے" فیصل کی غیرت کو جوش آ گیا۔

"تو پھر تم ڈرتے کیوں ہو یہ تو ہمیں اچھا موقع مل گیا ہے کہ ہم مجرموں کے چیف ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں گے پھر ان مجرموں کا مکمل خاتمہ یقینی اور آسان ہو جائے گا" شہزاد نے فیصل کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اگر بات بزدلی کی ہے تو پھر میں اکیلا چلا

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

جاؤں گا تم سب یہیں رہ جاؤ" فیصل نے ہونٹ میں آتے ہوئے کہا اور شہزاد نے مسکراتے ہوئے شہریار کو آنکھ مار دی وہ فیصل کی نفسیات کو اچھی طرح سمجھتا تھا اس لئے اس نے جان بوجھ کر اس کی غیرت کو للکارا تھا اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ فیصل مر جانا قبول کر سکتا ہے لیکن اپنے آپ کو بزدل کہلانا پسند نہیں کر سکتا اور فیصل کو کوٹھی سے باہر نکالنے کا یہی ایک ہی طریقہ تھا ورنہ فیصل کا اپنی موت کا اتنا بھیانک منصوبہ سننے کے بعد باہر جانا تقریباً نا ممکن تھا۔ باس نے جو پروگرام بنایا ہے۔ اس پروگرام کے تحت آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ آپ پر ذرا سی بھی آنچ نہ آئے گی ہمارے آدمی خفیہ طور پر آپ کی اور آپ کی نگرانی کرنیوالوں کی نگرانی کریں گے اور ساتھ ہی ملٹری انٹیلیجنس کو بھی ہوشیار کر دیا جائے گا جیسے ہی آپ لوگ ہیڈ کوارٹر پہنچیں گے اس پر بھرپور ریڈ کر دیا جائے گا اور نتیجہ یہ کہ مجرم گرفتار ہو جائیں گے شہریار نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے اچھا منصوبہ ہے آج اس تنظیم کا خاتمہ ہی کر دیا جائے تو بہتر ہے شہزاد نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ کپڑے بدلنے کے لئے باتھ روم میں چلا گیا فیصل اور ٹوریکولا نے بھی کپڑے بدلے جبکہ شہریار انتظامات کرنے کے لئے چلا گیا۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد شہریار واپس لوٹ آیا اس وقت یہ تینوں تیار ہو کر بیٹھے ہوئے تھے۔

"تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں اب آپ باہر جا سکتے ہیں چند لمحوں بعد ایک کھلی چھت کی کار پہنچ جائے گی شہریار نے کہا اور شہزاد اور فیصل نے سر جھکا دیا۔

تھوڑی دیر بعد کوٹھی کا گیٹ کھلا اور ایک کھلی چھت کی سپورٹس کار اندر داخل ہوئی کار پورچ میں آ کر رکی اور اسے ڈرائیو کرنے والا نوجوان باہر آ گیا۔

"چلو ٹوریکولا تم ڈرائیونگ سنبھالو" شہزاد نے اٹھتے ہوئے کہا اور ٹوریکولا اٹھ کر تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اس میں ریڈیو ٹرانسمیٹر نصب ہے آپ اسے آن کر کے ہم سے گفتگو کر سکتے ہیں ویسے بھی ہم آپ کو صورتحال بتاتے رہیں گے" شہریار نے کہا اور شہزاد نے سر ہلاتے ہوئے ڈریکولا کے ساتھ والی سیٹ سنبھال لی جب کہ فیصل پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"مشین گن اور خودکار پستول سیٹوں کے نیچے موجود ہیں اگر ضرورت پڑے تو آپ انہیں بے دریغ استعمال کر سکتے ہیں" شہریار نے کہا اور پھر پیچھے ہٹتا چلا گیا شہزاد کے اشارے پر ڈریکولا نے کار آگے بڑھائی اور پھر کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی پھاٹک کراس کر کے باہر سڑک پر آ گئی۔

"مجھے تو یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ہم میدان جنگ میں جا رہے ہوں" فیصل نے کہا۔

"ہاں آج فتح و شکست کا فیصلہ ہو جائے گا۔" شہزاد نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ادھر ادھر دیکھنے کی کوششیں شروع کر دیں تاکہ شہریار کے آدمیوں کو چیک کر سکے مگر اسے کہیں بھی کوئی مشکوک آدمی یا کار نظر نہ آئی۔

"جانا کہاں ہے" ڈریکولا نے پوچھا؟

"کہیں نہیں جانا بس تم کار چلاتے رہو اور شہر میں گھومتے رہو" شہزاد نے کہا اور ڈریکولا نے سر ہلا دیا۔

"ایسا نہ ہو کہ شہریار کے آدمی پیچھے رہ جائیں اور مجرم ہمیں مرغ مسلم کی طرح بھون کر کھا جائیں" فیصل نے کہا اس کے ذہن میں ابھی تک اپنی موت کا خدشہ طاری تھا۔

"ہمیں شہریار کے آدمیوں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ میرا خیال ہے کہ ہم اپنا نیا منصوبہ بنائیں بجائے مجرموں کے ہیڈکوارٹر جانے کے جیسے ہی مسلم اصفہانی نظر آئے اسے اغوا کر لیں اور شہریار کی کوٹھی میں لے جا کر اس سے تمام راز اگلوا لیں" شہزاد نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ غلط ہے مسلم اصفہانی کی نگرانی ہو رہی ہو گی اس طرح مجرم ہمارے ساتھ شہریار کی کوٹھی میں پہنچ جائیں گے اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہاں قتل و غارت شروع ہو جائے گی اور پھر مجروں کے ہیڈ کوارٹر کا کلیو ملنا مشکل ہو جائے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

گا" خلافِ توقع فیصل نے بڑی عقلمندانہ بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے کھانا میں نے ڈٹ کر کھایا ہے عقل میری تیز ہونی چاہیے جبکہ عقل تمہاری تیز ہو گئی ہے" شہزاد نے مسکراتے ہوئے کہا "تمہاری عقل چونکہ معدے میں ہے اس لئے وہ کھانے کے انبار میں دب گئی ہے جب کھانا ہضم ہو گا تو نکلے گی" فیصل نے ہنستے ہوئے کہا اور شہزاد بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"فیصل میرا جی چاہتا ہے آج مشین گن ہاتھ میں لوں اور شہر میں کشتوں کے پشتے لگا دوں" شہزاد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جب ملک کا تمام غلہ ختم ہو جائے گا تو پھر آدمیوں کو ہی مار کر تم کھاؤ گے" فیصل نے جواب دیا اور اس بار ڈریکولا بھی ہنس پڑا۔

"ارے وہ دیکھو مسلم اصفہانی" اچانک فیصل نے چیخ کر کہا۔

"کہاں" شہزاد بھی اس کی بات سن کر اچھل پڑا

اور پھر اسے بھی سامنے سے آتی ہوئی کھلی چھت کی کار میں بیٹھا ہوا مسلم اصفہانی نظر آ گیا وہ سائیڈ روڈ سے نکلا تھا جیسے ہی دونوں کاریں کراس ہوئیں شہزاد کے کہنے پر ڈریکولا نے بڑی پھرتی سے کار سڑک کے درمیان میں ہی روک دی اور بے شمار کاروں کی ہنگامی بریکوں سے فضا گونج اٹھی۔

"ارے تم ابھی مروانے لگے تھے" شہزاد اور فیصل نے بیک وقت کہا مگر ڈریکولا نے کوئی جواب نہ دیا وہ ہر طرف سے بے نیاز بس مسلم اصفہانی کی کار کے تعاقب میں مصروف ہو گیا۔

"چلو کھیل شروع تو ہوا" شہزاد نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں چوکنا ہو کر بیٹھ گئے

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

رضا کاشانی شیڈ کے اوپر دبکا ہوا چار بڑوں اور مسلم اصفہانی کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو سنتا رہا فیصل شہزاد کی گرفتاری کا نام پلان اس کے سامنے بنایا گیا ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ وہ یہیں ان چار بڑوں سے ٹکا جائے مگر پھر اس نے یہ خیال ذہن سے نکال دیا کیوں کہ مسلم اصفہانی والی سکرین بجھنے کے بعد ان چار بڑوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سے یہ معلوم ہو رہا تھا کہ تنظیم کا سب سے بڑا ہیڈ کوارٹر شہر میں کہیں واقع ہے اور یہ چاروں بڑے جو بنگالی ٹا پر یہاں اکٹھے ہوئے ہیں صبح نو بجے ہیڈ کوارٹر چلے جائیں گے تاکہ اپنی نگرانی میں فیصل

شہزاد کا خاتمہ کر سکیں۔

چنانچہ رضا نے اپنے طور پر بھی پلان بنایا کہ وہ کسی طرح ان چار بڑوں میں سے کسی ایک کی کار کی ڈگی میں چھپ کر ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گا اور پھر وہاں ان پر قابو پا کر تنظیم کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا جائے گا۔

اب چونکہ چار بڑے اٹھنے ہی والے تھے اس لئے رضا تیزی سے نیچے اترا اور پھر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آ گیا اس نے چھپنے کے لئے ایک بند کمرہ منتخب کیا جسے اس نے تار کی مدد سے آسانی سے کھول لیا کمرے میں چونکہ کاٹھ کباڑ بھرا ہوا تھا اس لئے اسے اطمینان تھا کہ یہاں کوئی نہ آئے گا۔

اور پھر وہی ہوا وہ بقیہ رات اطمینان سے اس کمرے میں چھپا رہا اور کوئی کمرے میں نہ آیا پھر جیسے ہی اس کی کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی نے اسے صبح طلوع ہونے کے متعلق احساس دلایا وہ دروازہ کھول کر آہستگی سے باہر آیا وسیع و عریض کمرے میں مکمل خاموشی طاری تھی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

وہ آہستگی سے کوٹھی میں گھومتا رہا اور پھر اسے باورچی خانے میں کھٹ پٹ کا احساس ہوا شاید کوٹھی میں موجود ملازم ناشتہ تیار کر رہے تھے

مختلف کمروں میں گھومنے کے بعد اچانک وہ ایک ایسے کمرے میں آ گیا جہاں اسے میز پر رکھا ہوا ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر نظر آ گیا اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر ٹرانسمیٹر پر مخصوص فریکوئنسی سیٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا ٹرانسمیٹر سے سائیں سائیں کی آوازیں نکلنے لگیں تقریباً پانچ دس منٹ بعد ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی

"ہیلو ہیلو پوائنٹ تھری اوور"

"میں رضا بول رہا ہوں کیا تم شہریار ہو" رضا نے دبے دبے لہجے میں کہا۔

"میں باس شہریار بول رہا ہوں اوور" شہریار نے اس بار اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر رضا نے اسے چار مجرموں کے پلان کو مختصر تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ تفصیلی ہدایت بھی دیں تاکہ مجرموں کو پکڑنے میں آسانی ہو سکے جب اسے اطمینان ہو گیا کہ اب شہریار

تمام کام اچھی طرح نبھا سکے گا تو اس نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا اور پھر واپس مڑ کر آہستگی سے کمرے سے باہر نکل آیا یہ کمرہ ایک چھوٹی سی راہداری میں واقع تھا راہداری پار کر کے وہ ایک موڑ مڑا اور پھر ایک بڑے سے کمرے میں آ گیا یہ کوٹھی کا ڈرائنگ روم تھا اور رضا اس کے بیرونی دروازے سے باہر نکلنا چاہتا تھا اس کا پروگرام تھا کہ وہ پورچ میں کھڑی ہوئی اس کار کی ڈگی میں پہلے ہی جا کر چھپ جائے جس سے وہ آیا تھا تاکہ اطمینان سے مجرموں کے ہیڈکوارٹر پہنچ جائے۔

پورچ میں اس وقت سفید کار کے ساتھ ساتھ دو اور کاریں بھی موجود تھیں اور وہاں کوئی آدمی بھی نہ تھا اس لئے رضا بڑی آسانی سے سفید کار کی ڈگی میں سمٹ گیا اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے کیونکہ اب اسے یقین تھا کہ وہ آسانی سے مجرموں کے ساتھ ہی ان کے ہیڈکوارٹر میں پہنچ جائے گا۔

تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد اسے بہت سے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

قدموں کی آوازیں پورچ میں آتی سنائی دیں اور رضا چوکنا ہو گیا آنے والوں کی تعداد چار سے کہیں زیادہ محسوس ہو رہی تھی رضا نے سمجھا کہ شاید ان چار بڑوں کے ساتھ ان کے ڈرائیور ہوں گے۔ اور اسی لمحے اسے گیٹ کی طرف سے بھی کئی آدمیوں کے آنے کی آوازیں سنائی دیں اور ابھی رضا ان لوگوں کی آمد پر غور کر ہی رہا تھا کہ اچانک کسی نے ڈگی کا ڈھکن ایک جھٹکے سے اٹھا دیا اور دوسرے لمحے دو مشین گنوں کی نالیاں رضا کے سینے کی طرف اٹھ گئیں۔

"باہر نکل آؤ دوست ورنہ اسی ڈگی میں دفن کر دیئے جاؤ گے" ان میں سے ایک نے کرخت لہجے میں رضا سے مخاطب ہو کر کہا اور رضا کاشانی کے لئے چونکہ اور کوئی چارہ کار نہ تھا اس لئے وہ خاموشی سے باہر آ گیا۔ باہر آ کر اسے معلوم ہوا کہ اسے باقاعدہ گھیر لیا گیا ہے اس کے گرد آٹھ مسلح افراد موجود تھے جب کہ ان چار بڑوں میں سے وہاں کوئی نہ تھا

وہ سب راس حفاظتی فورس کے آدمی تھے۔

"چلو اندر" ایک مشین گن بردار نے سخت لہجے میں کہا اور رضا خاموشی سے عمارت کی طرف مڑ گیا کیونکہ آٹھ مشین گنوں کے مقابلے میں وہ کچھ بھی نہ کر سکتا تھا۔

مشین گن بردار اسے اپنے گھیرے میں لئے ہوئے عمارت کے ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہوئے اور رضا یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کمرے کے درمیان شفاف شیشے کی ایک دیوار زمین سے چھت تک بنی ہوئی تھی اور اس شیشے کی دیوار کے دوسری طرف چاروں بڑے منہ پر نقاب لگائے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

جیسے ہی مسلح افراد اسے لئے ہوئے اندر داخل ہوئے ان میں سے ایک نقاب پوش چیخ پڑا اس کی آواز شیشے کی دیوار کے اس پار بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

"خدا کی پناہ یہ تو رضا کاشانی ہے۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔

"اس کا مطلب ہے یہ رات کو تمہاری کار

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کی ڈگی میں چھپ کر یہاں آیا ہے اور اس نے بھلا تمام پروگرام بھی سن لیا ہو گا اگر باورچی خانے سے ملازم اسے ڈگی میں داخل ہوتے نہ دیکھ لیتا تو یہ ہمارے ساتھ ہیڈ کوارٹر پہنچ جاتا۔ ایک اور نقاب پوش نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے پروگرام تبدیل کر دیا جائے" باقی نقاب پوشوں نے کہا "میرا خیال ہے اس کی ضرورت نہیں ہے یہ یہاں سے نکل ہی نہیں سکتا تو بھلا کیا بگاڑ سکتا ہے اس کے ہاتھ پیر باندھ کر اسے ہیڈ کوارٹر لے جایا جائے وہاں جا کر اس سے باقی پوچھ گچھ کریں گے" اس نقاب سے کہا اور باقی نقاب پوشوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ رضا سمجھ گیا کہ وہ غیر متعلق لوگوں کے سامنے نہ اسے قتل کرنا چاہتے ہیں اور نہ ہی مزید بات چیت کرنا چاہتے ہیں اس لئے وہ اسے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں بہرحال رضا کے خیال میں ان کی یہ سوچ اس کے فائدے میں تھی کیونکہ یہاں آٹھ مشین گنوں کے

مقابلے میں اس کے بچ نکلنے کے امکانات صفر تھے۔ جب کہ ہیڈ کوارٹر میں گڑ بڑ کے وقت وہ اپنا کام کر سکتا تھا اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی فیصل شہزاد ہیڈ کوارٹر پہنچیں گے وہاں ریڈ ہو جائے گا۔

اسی لئے جب نقاب پوش نے اس کے ہاتھ پیر باندھنے کا حکم دیا تو رضا نے کوئی جدوجہد نہ کی بلکہ خاموش رہا مسلح افراد نے اس کے دونوں ہاتھ اور پیر رسیوں سے جکڑ دیئے اور پھر نقاب پوشوں کے حکم پر وہ اسے سفید کار کی دونوں نشستوں کے درمیان میں پھینک گئے البتہ دو مسلح افراد بدستور پہرے پر رہ گئے۔

تھوڑی دیر بعد چاروں نقاب پوش دوسری کار میں آ کر بیٹھ گئے اور کار کے گہرے رنگ کے شیشے چڑھا دیئے گئے اب باہر سے انہیں نہ دیکھا جا سکتا تھا سفید کار میں دو مسلح افراد بیٹھ گئے اور ایک نوجوان نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور چند لمحوں بعد دونوں کاریں خاصی تیز رفتاری سے چلتی ہوئیں اس وسیع و عریض کوٹھی کے پھاٹک کی طرف دوڑتی چلی گئیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

مسلم اصفہانی کی کار اسی رفتار سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی وہ یوں کار چلا رہا تھا جیسے اسے اپنے تعاقب کا احساس تک نہ ہوا ہو۔ حالانکہ فیصل اور شہزاد بخوبی جانتے تھے کہ اسے کراسنگ کے وقت انہیں اچھی طرح دیکھ لیا تھا اور پھر مسلم اصفہانی نے کار چلاتے چلاتے دوبار اپنے سر پر یوں ہاتھ پھیرا جیسے بال ٹھیک کر رہا ہو۔

"آپ کو چیک کر لیا گیا ہے" شہزاد صاحب اچانک ویڈیو ٹرانسمیٹر سے شہریار کی آواز نکلی۔

"ہاں ہمیں معلوم ہے مگر کیا تم نے اس کے ساتھیوں کو چیک کیا ہے" شہزاد نے پوچھا۔

"ہاں تین کاریں ہماری نظروں میں آ گئی ہیں۔ آپ بے فکر رہیں ہم پوری طرح محتاط ہیں" شہریار نے جواب دیا۔

"مگر تمہاری کاریں ہمیں نظر نہیں آ رہی ہیں اپنی شناخت بتاؤ تاکہ ہمیں پتہ چل جائے واقعی تم لوگ چوکنے ہو۔" شہزاد نے کہا۔

"آپ کے بائیں ہاتھ پر تیسری کار جو گہرے سبز رنگ کی ہے ہماری ہے مسلم اصفہانی کے بالکل پچھلی سرخ رنگ کی کار بھی ہماری ہے اور آپ کی کار سے دس کاروں کے پیچھے نیلے رنگ کی کار بھی ہماری ہے" شہریار نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا

"تھینک یو اب ہم مطمئن ہیں مگر دشمن کی کاریں کون سی ہیں" شہزاد نے پوچھا۔

"ایک سٹیشن ویگن ہے بالکل آپ کے پیچھے آ رہا ہے۔ ایک سیاہ رنگ کی کار ہے۔ جو مسلم اصفہانی کی کار سے تیسرے نمبر پر ہے۔ اور ایک سفید رنگ کی کار ہے۔ جو ہماری پچھلی کار سے آگے ہے۔" شہریار نے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اوکے اب آپ لوگ ہوشیار رہیں۔" شہزاد نے کہا اور پھر ریڈیو کا بٹن آف کر دیا۔

مسلم اصفہانی کی کار مختلف سڑکوں پر دوڑنے کے بعد اچانک ایک ویران سی سڑک پر آ گئی اس سڑک پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی اور شہزاد نے دیکھا کہ سوائے شہریار کے آدمیوں اور مجرموں کی کاروں کے اور کوئی کار اس سڑک پر نہ آئی۔ اب ان سب کی آسانی سے شناخت ہو سکتی تھی۔

"میرا خیال ہے۔ شہریار کے آدمیوں کی کاروں کا گھیرا جا رہا ہے۔" اچانک فیصل نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ شہزاد کوئی جواب دیتا اچانک ماحول فائرنگ کی تیز آوازوں سے گونج اٹھا اور دوسرے لمحے فیصل شہزاد نے دیکھا کہ شہریار اور اس کے ساتھیوں کی تینوں کاریں لڑکھڑائیں اور پھر تیز رفتاری کی بنا پر وہ الٹتی چلی گئیں شاید ان کے ٹائر فائرنگ کر کے پھاڑ دیئے گئے تھے۔

اب سڑک پر مسلم اصفہانی کی کار اور فیصل

شہزاد کی کار کے علاوہ صرف مجرموں کی سٹیشن ویگن اور دو کاریں آگے پیچھے دوڑ رہی تھیں۔

"اس کا مطلب ہے مجرم بے حد ہوشیار ہیں۔ انہوں نے بھی شہریار اور اس کے ساتھیوں کو چیک کر لیا تھا اس لئے انہیں راستے سے ہٹا دیا گیا ہے۔" شہزاد نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ریڈیو ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ہیلو شہزاد بول رہا ہوں تم سن رہے ہو شہریار" وہ بار بار چیخ رہا تھا مگر دوسری طرف سے مکمل خاموشی تھی۔

"اب کیا ہوگا" فیصل نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم اطمینان سے بیٹھے رہو اگر دشمنوں نے محسوس کر لیا کہ ہمیں ان کے متعلق علم ہو گیا ہے تو ہو سکتا ہے وہ ہمیں بھون ڈالیں۔ ویسے بھی ہماری کار کھلی چھت کی ہے یہاں ہم آسانی سے گولیوں کا نشانہ بن سکتے ہیں۔" شہزاد نے کہا۔

اتنی دیر میں مسلم اصفہانی کی کار ایک

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

مضافاتی کالونی میں داخل ہو چکی تھی اور پھر وہ ایک بڑی سی کوٹھی کے کھلے گیٹ میں گھستی چلی گئی۔

اور عین اسی لمحے ان کے پیچھے آنے والی سٹیشن ویگن کی رفتار یکدم تیز ہو گئی اور اس نے فیصل شہزاد کی کار کو تیزی سے سائیڈ میں دبانا شروع کر دیا ڈریکوا نے اس کی سائیڈ سے بچ کر نکلنا چاہا مگر اسی اثنا میں ایک اور کار دوسری سائیڈ پر آ گئی اور ان کے پاس کار روکنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہا۔

"ہاتھ اٹھا کر باہر نکل آؤ ورنہ بھون ڈالیں گے" دوسری کار میں سے کرخت آواز میں کہا گیا اور فیصل شہزاد نے دیکھا کہ سٹیشن ویگن اور دوسری کار سے سٹین گنوں کی کئی نالیں باہر جھانک رہی تھیں اور اسی لمحے تیسری کار بھی وہاں پہنچ گئی اور پھر فیصل شہزاد اور ڈریکو کو مجبوراً خالی ہاتھ آنا پڑا ان کے باہر آتے ہی دس بارہ مسلح افراد کاروں سے باہر آ گئے ان میں سے تین چار نے بڑے ماہرانہ انداز میں ان

تینوں کو چھاپ لیا اور چند ہی لمحوں میں ان کے ہاتھ پشت کی طرف موڑ دیئے گئے اور خود کار ہتھکڑیاں ان کی کلائیوں میں ڈال دی گئیں اب وہ قطعاً بے بس ہو چکے تھے ہتھکڑیاں ڈالنے کے بعد وہ انہیں دھکیلتے ہوئے ایک کار میں لے آئے اور کار انہیں لئے ہوئے تیزی سے مڑی اور سڑک پر دوڑتی چلی گئی۔

"تم لوگ بہت ہوشیار بنتے تھے اور شاید ہم مار کھا بھی جاتے اگر ریڈیو ٹرانسمیٹر پر تمہاری بات چیت چیک نہ ہو جاتی" ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک کرخت چہرے والے شخص نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اسی لمحے شہزاد کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی حماقت کا احساس ہوا کہ اس نے شہریار سے ٹرانسمیٹر پر تمام شناختیں پوچھنی شروع کر دی تھیں اس طرح مجرموں کو شہریار اور اس کے ساتھیوں کی کاروں کی شناخت کا پتہ چل گیا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا حماقت تو ہو ہی چکی تھی۔

کار انہیں لئے ہوئے اسی پھاٹک میں داخل

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہو گئی جہاں مسلم اصفہانی کی کار گئی تھی پھر جیسے ہی کار پورچ میں رکی بیس سے زائد مشین گنوں سے مسلح افراد نے انہیں گھیر لیا انہیں کھینچ کر کار سے باہر نکالا گیا اور پھر وہ انہیں دھکیلتے ہوئے عمارت کے اندر لیتے چلے گئے۔

ایک بڑے سے کمرے میں انہیں دھکیل کر کمرے کا دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ تینوں بڑی طرح چونک پڑے کیونکہ کمرے میں رضا کاشانی پہلے ہی موجود تھا اس کے ہاتھ اور پیر بُری طرح رسیوں سے جکڑے ہوئے تھے۔

پھر اس سے پہلے کہ وہ اس سے کوئی بات کرتے کمرے کی ایک دیوار سرر کی آواز سے درمیان سے دونوں اطراف میں ہٹتی چلی گئی اب وہاں ٹھوس دیوار کی بجائے شیشے کی دیوار موجود تھی جس کے دوسری طرف کرسیوں پر چار نقاب پوش بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ مسلم اصفہانی کھڑا تھا

• رضا کاشانی ہمیں افسوس ہے کہ تمہارا سارا پلان چوپٹ ہو چکا ہے تمہارے آدمی بلاک کر دیئے گئے ہیں ویسے اگر یہ لڑکا ریڈیو ٹرانسمیٹر پر تمہارے آدمی سے بات نہ کرتا تو شائد ہم تمہارے پلان سے بے خبر رہتے اور یہی سمجھتے رہتے کہ تم نے ہوابندر کی کوٹھی میں ہونے والی کارروائی سے کسی کو مطلع نہیں کیا لیکن اب ہمیں احساس ہو رہا ہے کہ ہم غلطی پر تھے تم ٹرانسمیٹر روم میں داخل ہو چکے تھے اور وہاں سے تم نے اپنے ساتھیوں کو ہوشیار کر دیا تھا ایک نقاب پوش نے کہا اس کی آواز انہیں بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

”تم میرے چند ساتھیوں کو مار کر یہ سمجھ رہے ہو کہ تم نے میرا منصوبہ ختم کر دیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے میں نے ایک ایسا منصوبہ بنایا تھا جس کا کوئی توڑ نہیں تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا“ رضا کاشانی نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

ہمیں معلوم ہو چکا ہے تمہیں شائد معلوم نہیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
www.paksociety.com
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کہ ٹرانسمیٹر سے ہونے والی تمام گفتگو باقاعدہ ٹیپ ہو جاتی ہے تمہارے منصوبے کی اطلاع ملتے ہی ہم نے وہ ٹیپ سنا ہے تم نے اپنے ساتھی کو یہی کہا تھا کہ جب ہمارے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل جائے تب وہ ملٹری انٹیلیجنس کے سربراہ سے بات کرے مگر تمہارے ساتھی کو ہیڈکوارٹر دیکھنا ہی نصیب نہیں ہوا اس لئے وہ اطلاع ہی کرتا اور تمہاری اطلاع کے لئے یہ بھی بتا دیں کہ ملٹری انٹیلیجنس کا سربراہ ہماری تنظیم کا آدمی ہے اس لئے اگر تمہارا ساتھی بتا بھی دیتا تو وہ ہمارے خلاف حرکت میں نہ آ سکتی تھی" نقاب پوش نے بڑے تجزیہ لہجے میں کہا اور فیصل شہزاد نے دیکھا کہ نقاب پوش کی بات سنتے ہی رضا کاشانی کے چہرے پر مایوسی کی لہریں دوڑنے لگیں اس کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ کا سربراہ بھی مجرموں کی تنظیم کا رکن ہو سکتا ہے

ادھر فیصل شہزاد سوچ رہے تھے کہ اب یہاں سے کیسے نکلا جائے وہ بڑی طرح

موت کے پھندے میں پھنس گئے تھے مگر اس پھندے سے نکلنے کی کوئی صورت انہیں نظر نہ آ رہی تھی۔

"اور تم خبیث جاسوس تم نے ہماری تنظیم کا ناطقہ بند کر دیا تھا مسلم اصفہانی کی تمام صلاحیتیں تمہارے سامنے بیکار ہو کر رہ گئیں تھیں لیکن تم دیکھ لو کہ تم تنظیم کے چار بڑوں کے چنگل سے کسی صورت نہیں نکل سکتے ابھی چند لمحوں بعد یہ کمرہ تم سب کا مدفن بن جائے گا" نقاب پوش نے اس بار فیصل شہزاد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ تمہاری بھول ہے" ہمیں مارنا اتنا آسان نہیں ہے اگر یقین نہ آئے تو کوشش کر دیکھو" شہزاد نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"واقعی تم دلیر ہو کہ موت کے دہانے پر پہنچ کر بھی ایسی بات کر رہے ہو" نقاب پوش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ فضا میں لہرایا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اس کا ہاتھ فضا میں لہراتے ہی کمرہ
کی تینوں دیواروں میں کھڑکیاں سی کھل گئیں
اور پھر ہر کھڑکی میں سے مشین گنوں کی نالیں
باہر نکل آئیں ان سب مشین گنوں کی تعداد
دو سو سے زائد معلوم ہوتی تھی ان مشین
گنوں کی نالوں کی زد میں کمرے کا ایک
ایک انچ آ گیا تھا۔

ر دیکھ لو کہ ہم اپنے دشمن کا خاتمہ
کس طرح کرتے ہیں ابھی ایک لمحے بعد
تم چاروں کے جسموں کا ریشہ ریشہ گولیوں
کی زد میں ہوگا اور پھر تمہارے جسموں کا
قیمہ گٹر میں بہا دیا جائے گا لقاب پوش
نے فخریہ لہجے میں کہا اور شہزاد اور
فیصل کو پہلی بار صحیح معنوں میں احساس
ہوا کہ اس بار موت کے پھندے سے بچ
کر نکلنا نا ممکن ہے۔

فیصل کا رنگ موت کے خوف سے ہلدی
سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا اور اسی لمحے
نقاب پوش نے ایک بار پھر فضا میں

ہاتھ لہرایا اور کمرے کی دیواروں سے جھانکنے
والی ہر مشین گن نے بے تحاشا گولیاں
اگلنا شروع کر دیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

شہباز کو جیسے ہی رضا کاشانی نے مجرموں کے ہیڈکوارٹر پر ریڈ کرنے کی اطلاع دی۔ اس نے اپنے طور پر ایک منصوبہ تیار کیا اس نے تین گاڑیاں تو مجرموں کے تعاقب کے لئے سڑکوں پر ڈال دیں اور خفیہ طور پر ایک ہیلی کاپٹر بھی تعاقب پر ڈال دیا اس ہیلی کاپٹر پر فصلوں پر دوائی چھڑکنے والی کمپنی کا نام اور نشان بنا ہوا تھا۔ اور ایسے ہیلی کاپٹر مختلف کمپنیوں کے اکثر آسمان پر اڑتے نظر آتے ہیں اس لئے شہباز کو یقین تھا کہ مجرم اس ہیلی کاپٹر کی طرف توجہ نہ کریں گے اس نے بیس مسلح افراد کی ایک خصوصی ٹیم کو ایک بند ویگن میں سڑکوں پر گھومنے کا

حکم دے دیا اس نے سوچا تھا کہ اگر گاڑیاں مجرموں کی نگاہوں میں آ جائیں تو پھر وہ ہیلی کاپٹر سے ہدایات دے کر اس ویگن میں موجود افراد کو ہیڈکوارٹر پر حملے کا حکم دے دے گا۔

چنانچہ فیصل شہزاد اور ڈریکولا کو کار میں سوار کرکے سڑک پر بھیجنے کے بعد اس نے اشارہ کیا اور پھر کوٹھی کے بہت بڑے گیراج کی چھت اوپر سے ہٹتی چلی گئی۔ گیراج جو بظاہر ایک عام سا کاروں کا گیراج نظر آ رہا تھا چھت اور سامنے کے دروازے ہٹنے سے اب ہیلی پیڈ نظر آ رہا تھا ایک چھوٹا سا ہیلی کاپٹر جس پر زرعی ادویات کی فرم کا نام اور مونوگرام بنا ہوا تھا گیراج کے اندر کھڑا تھا۔ فیصل شہزاد کی کار باہر نکلتے ہی وہ تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑا ہیلی کاپٹر کے قریب ہی ایک نوجوان پہلے سے کھڑا تھا وہ ہیلی کاپٹر کا پائلٹ تھا شہباز کے بیٹھتے ہی پائلٹ نے بھی سیٹ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

سنبھال لی اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر کے پر حرکت
میں آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر فضا میں
بلند ہوتا چلا گیا پائلٹ نے اچھی خاصی بلندی پر
ہیلی کاپٹر کو اڑانا شروع کر دیا شہریار نے دوربین
آنکھوں سے لگا لی اور نیچے سڑکوں پر دوڑنے
والی کاروں کو چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر
تھوڑی دیر بعد دوربین کے فوکس میں شہزاد کی کار
نظر آ گئی اس نے پائلٹ کو بھی اس کی کار
شناخت کروا دی اور پائلٹ نے ہیلی کاپٹر اس
کار کے ساتھ ساتھ چلانا شروع کر دیا شہریار نے
اپنی تین گاڑیاں بھی شناخت کر لیں جو منصوبے
کے مطابق فیصل شہزاد کی کار کے آگے پیچھے دوڑ
رہی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے مسلم
اصفہانی کی کار نظر آ گئی اس نے مسلم اصفہانی
کی کار کو نظروں میں رکھ کر دیگر کاروں کو چیک
کیا تو اسے ایک سٹیشن ویگن ایک سیاہ رنگ
کی کار اور ایک سفید رنگ کی کار ایسے نظر
آئیں جو مسلم اصفہانی کی کار کے آگے پیچھے
دوڑ رہی تھیں اور جہاں جہاں مسلم اصفہانی کی

ہاں مڑتی وہ بھی مڑ جاتیں شہریار سمجھ گیا کہ یہ
تینوں کاریں مجرموں کی ہیں اور اب ان کے
انداز سے صاف صاف محسوس ہونے لگا تھا
کہ فیصل شہزاد کی کار کو انہوں نے چیک کر لیا
ہے اس لئے یہ محسوس کرتے ہی گود میں رکھا
ہوا ٹرانسمیٹر آن کر دیا اس ٹرانسمیٹر کا تعلق
شہزاد کی کار میں لگے ہوئے ٹرانسمیٹر سے تھا
"آپ کو چیک کر لیا گیا ہے شہزاد صاحب"
شہریار نے ٹرانسمیٹر آن کرکے شہزاد کو مخاطب کرتے
ہوئے کہا اس نے سوچا تھا کہ وہ فیصل شہزاد
کو آگاہ کر دے تاکہ وہ کہیں بے خبری میں
ہی نہ مارے جائیں۔
"ہاں ہمیں معلوم ہے مگر کیا تم نے اس کے
ساتھیوں کو چیک کیا ہے" دوسری طرف سے
شہزاد کی آواز سنائی دی۔
"ہاں تین کاریں ہماری نظروں میں آ گئی ہیں
آپ بے فکر رہیں ہم پوری طرح محتاط ہیں"
شہریار نے جواب دیا۔
"مگر تمہاری کاریں ہماری نظر میں نہیں آ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
www.paksociety.com
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

دیں ہمیں اپنی شناخت بتاؤ تاکہ ہمیں پتہ چل جائے کہ واقعی تم لوگ چوکنے ہو" شہزاد نے دوسری طرف سے کہا

"آپ کے بائیں ہاتھ پر تیسری کار جو گہرے سبز رنگ کی ہے ہماری ہے مسلم اصفہانی کے بالکل پیچھے سرخ رنگ کی کار بھی ہماری ہے اور آپ کی کار کے دس کاروں کے پیچھے نیلے رنگ کی کار بھی ہماری ہے" شہریار نے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی کاروں کی شناخت کروادی۔ اس کے ذہن میں صرف اتنی بات تھی کہ فیصل شہزاد ابھی بچے ہیں اگر انہیں تسلی نہ دی گئی تو وہ گھبرا نہ جائیں اس لئے اس نے مجبوراً تفصیلات بتا دی تھیں۔

"ٹھیک ہے اب ہم مطمئن ہیں مگر دشمن کی کاریں کونسی ہیں" شہزاد نے پوچھا۔

"ایک اسٹیشن ویگن جو بالکل آپ کے پیچھے آ رہی ہے ایک سیاہ رنگ کی کار ہے جو مسلم اصفہانی کی کار کے تیسرے نمبر پر ہے اور ایک سفید رنگ کی کار ہے جو ہماری پچھلی کار سے

[لگی ہوئی] ہے" شہریار نے دشمن کی کاروں کی تفصیلات بھی بتا دیں۔

"اوکے اب آپ لوگ ہوشیار رہیں" شہزاد نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا شہریار نے بھی ریڈیو کا بٹن آف کر دیا اور [سٹیئرنگ] سنبھال لی کاریں آگے پیچھے دوڑتی ہوئی ایک ویران سی سڑک پر آ گئیں تو شہریار چونک پڑا کیونکہ مسلم اصفہانی کی طرف سے اس سڑک کا انتخاب کرنے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ ان لوگوں کو بھی اپنے تعاقب کا علم ہو گیا ہے اب سڑک پر مسلم اصفہانی اور اس کے ساتھیوں کی کاریں موجود تھیں یا پھر فیصل شہزاد اور شہریار کے ساتھیوں کی کاریں تھیں [اور] اب شہریار کو صاف نظر آ رہا تھا کہ ان کی [کاروں] کو بڑی ہوشیاری سے گھیرے میں لیا جا [رہا] ہے اور پھر اس سے پہلے کہ شہریار [ما]نیٹر [آن] کر کے اپنے ساتھیوں کو خبردار کرتا اس نے [اپنے] ساتھیوں کی کاروں کو بُری طرح ڈگمگاتے ہوئے [دیکھا] وہ سمجھ گیا کہ مجرموں نے ان کاروں پر

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
www.paksociety.com
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

فائرنگ کر کے ان کے ٹائر پھاڑ دیئے ہیں۔ تینوں کاریں بری طرح لڑکھڑائیں اور پھر تیز رفتاری کی بنا پر الٹتی چلی گئیں چند لمحوں بعد سڑک پر صرف مسلم اصفہانی اور اس کے ساتھیوں کی کاریں یا پھر فیصل شہزاد کی کار دوڑ رہی تھی شہریار نے ہونٹ بھینچ لئے اس کے ذہن میں فوراً یہ خیال آیا کہ دراصل غلطی اس سے ہوئی ہے جو اس نے ٹرانسمیٹر پر شہزاد کو تمام کاروں کی تفصیلات بتا دی تھیں۔ یقیناً ٹرانسمیٹر کی کال مجرموں نے بھی سن لی ہے ورنہ وہ اتنی آسانی سے کاروں کو شناخت نہ کر سکتے تھے دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر پر سرخ بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا شہریار سمجھ گیا کہ شہزاد گھبرا کر اسے کال کر رہا ہے لیکن اس نے جواب نہ دینے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے جواب دے دیا تو مجرم یہ کال سن کر ہوشیار ہو جائیں گے اب تک تو مجرموں کو شاید ہیلی کاپٹر کے بارے میں علم نہیں ہے اور وہ یہی سمجھتے رہے ہیں کہ یہ کالیں کاروں کے

درمیان ہو رہی ہیں اگر انہیں ذرا سا بھی شک ہو جاتا تو یقیناً وہ یوں سڑک پر حملہ نہ کر دیتے لیکن اب اگر کال مل گئی تو انہیں خیال آئے گا کہ ان کاروں کے علاوہ بھی کوئی چیز ان کے تعاقب میں ہے اور کال نہ لینے سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ مجرم مطمئن ہو جائیں گے کہ کال کرنے والا کار کے تباہ ہونے کے ساتھ ہی ختم ہو گیا ہے اس لئے وہ خاموش رہا اور چند لمحے بلب جلنے بجھنے کے بعد بالکل بجھ گیا اور پھر اس نے دیکھا کہ مسلم اصفہانی کی کار ایک مضافاتی کالونی میں داخل ہو گئی ہے اور پھر وہ ایک بڑی سی کوٹھی کے گیٹ میں گھستی چلی گئی اور عین اسی لمحے فیصل شہزاد کی کار کے پیچھے آنے والی سٹیشن ویگن کی رفتار ایک دم تیز ہو گئی اور اس نے فیصل شہزاد کی کار کو تیزی سے سائیڈ میں دبانا شروع کر دیا اور اسی اثناء میں ایک اور کار دوسری سائیڈ پر آ گئی اور اب فیصل شہزاد کے پاس سوائے رکنے کے اور کوئی چارہ کار باقی نہ رہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

چنانچہ وہی ہوا کار رک گئی اسی لمحے تیسری کار بھی وہاں پہنچ گئی اور پھر فیصل شہزاد اور مرکولا کار سے باہر نکل آئے ان کے باہر آتے ہی دس بارہ افراد کاروں میں سے نکلے اور انہوں نے ان تینوں کو چھاپ لیا ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں اور پھر انہیں دھکیل کر ایک کار میں ڈال دیا گیا اور کار انہیں لیے ہوئے تیزی سے مڑی اور پھر سڑک پر دوڑتی چلی گئی کار انہیں لئے ہوئے اسی پھاٹک میں داخل ہوئی جہاں مسلم اصفہانی کی کار داخل ہوئی تھی اور شہریار نے طویل سانس لیا وہ مجرموں کے ہیڈکوارٹر کا پتہ چلا چکا تھا ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ وہ ملٹری سیکرٹ سروس کے سربراہ کو اس کی اطلاع دے جیسا کہ رضا کاشانی نے اسے حکم دیا تھا مگر دوسرے لمحے اس نے اپنا خیال بدل دیا کیونکہ معاملات بے حد سنجیدہ تھے اور فوری ایکشن چاہتے تھے جبکہ ملٹری انٹیلیجنس سے رابطہ قائم ہوتے ہوتے اور ان کے وہاں پہنچتے پہنچتے یہ خطرہ تھا کہ مجرم فیصل شہزاد

اور رضا کاشانی کو ہی نہ مار ڈالیں اسے یقین تھا کہ رضا کاشانی یقیناً وہیں موجود ہوگا چنانچہ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی بدلی اور پھر اسے آن کر دیا اب اس کا رابطہ اس سٹیشن سے ہو چکا تھا جس میں حفظ ما تقدم کے طور پر اس نے بیس مسلح افراد بٹھاتے ہوئے تھے شہریار کو چونکہ علم تھا کہ مجرم اس کی کال سن رہے ہیں اس لئے اس نے مخصوص کوڈ میں بات کرنی کی رابطہ قائم ہوتے ہی اس نے کہا۔

"ہیلو فیلڈ آپریٹر بول رہا ہوں اوور" شہریار نے آواز بدلتے ہوئے کہا۔

"یس انچارج سپرے ڈیپارٹمنٹ سپیکنگ اوور" دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"سپرے گیس ختم ہو گئی ہے فوراً بیس سلنڈر بھجوا دو تاکہ سپرے مکمل ہو سکے اوور" شہریار نے کہا

"سلنڈر کہاں بھیجنے ہیں اوور" دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ایل سی پوائنٹ پر بھجوا دو ہم وہیں سے اٹھا لیں گے اوور" شہریار نے جواب دیا ایل بی پوائنٹ

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہے اس کا مطلب لالہ زار کالونی تھا اسے معلوم تھا کہ ایل سی پوائنٹ کی بات سنتے ہی سٹیشن ویگن لالہ زار کالونی کے پہلے چوک پر پہنچ جائے گی اور اگر کوئی کال سن رہا ہوگا تو یہی سمجھے گا کہ زراعتی کمپنی کے ورکر آپس میں بات چیت کر رہے ہیں۔

"اوکے چند لمحوں میں ایل سی پوائنٹ پر ہم سلنڈر پہنچ جائیں گے اوور" دوسری طرف سے کہا گیا

"اوور اینڈ آل" شہریار نے جواب دیا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا چند لمحوں سے وہ سمجھ گیا تھا کہ سٹیشن ویگن لالہ زار کالونی کے کہیں نزدیک ہی موجود ہے۔

"آفندی مجھے لالہ زار کالونی کے پہلے چوک کے قریب باغ میں اتار دو" شہریار نے قریب بیٹھے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا اور پائلٹ نے سر ہلا کر ہیلی کاپٹر کا رخ نیچے کر دیا چند ہی لمحوں میں ہیلی کاپٹر باغ کے درمیان کھلی جگہ پر اتر گیا نیچے اترتے ہی شہریار ہیلی کاپٹر سے باہر آیا اور پائلٹ ہیلی کاپٹر دوبارہ فضا میں بلند کرتا چلا گیا شہریار بلی کی سی تیزی

سے نکل کر بھاگتا ہوا سڑک پر آیا اور زیادہ سے زیادہ دو منٹ بعد وہ لالہ زار کالونی کے پہلے چوک پر پہنچ چکا تھا اسی لمحے اسے ادھر روڈ کی طرف سے اپنے ساتھیوں کی سٹیشن ویگن آتی دکھائی دی شہریار نے ہاتھ اٹھا کر اسے رکنے کا اشارہ کیا اور پھر سٹیشن ویگن کے رکتے ہی وہ اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ سے قریبی سیٹ پر چڑھ گیا۔

"لالہ زار کالونی کی مین روڈ پر سرخ رنگ کی کوٹھی مجرموں کا ہیڈ کوارٹر ہے ہمیں فوری طور پر وہاں ریڈ کرنا ہے" شہریار نے پیچھے مڑ کر مسلح ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور مسلح ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اور ڈرائیور نے سٹیشن ویگن کا رخ کالونی کی مین روڈ کی طرف موڑ دیا شہریار نے گود میں پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی ایک بار پھر تبدیل کی اور بٹن دبا دیا۔

"یس آفندی سپیکنگ اوور" چند لمحوں بعد دوسری طرف سے پائلٹ کی آواز سنائی دی۔

"میں فیلڈ آپریٹر بول رہا ہوں سلنڈر پہنچ گئے ہیں لیکن تم نے بھی ہمارے ساتھ سپرے میں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

حصہ لینا ہے کیا تم تیار ہو۔ اوور" شہریار نے کہا
"بس سر ہم پوری طرح تیار ہوں اوور" دوسری طرف سے پائلٹ نے جواب دیا۔

"او کے ٹرانسمیٹر آن رکھنا جیسے ہی میں کہوں تم نے سپرے شروع کر دینا ہے۔ اوور" شہریار نے کہا اور پھر بٹن آف کر دیا چند لمحوں بعد سٹیشن ویگن اس سرخ رنگ کی کوٹھی کے قریب پہنچ گئی شہریار کے اشارے پر ڈرائیور نے سٹیشن ویگن ایک طرف روک دی۔

"سنو تم اس کوٹھی کے گرد پھیل جاؤ جیسے ہی تمہیں اوپر سے ہیلی کاپٹر کی طرف سے بم پھینکنے کی آواز سنائی دے تم نے کوٹھی پر بموں کی بارش کر دینی ہے اور ہر قیمت پر جلد از جلد اس کے اندر داخل ہونا ہے۔ اور پھر اندر جو بھی نظر آئے اسے بھون ڈالنا قطعاً کسی کی پرواہ نہ کرنا باقی میں خود بھی تمہیں کنٹرول کروں گا" شہریار نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا اور ان سب نے سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب سٹیشن ویگن سے اترے اور تیزی سے کوٹھی کی ملحقہ گلیوں میں گھستے چلے گئے۔ ان سب

کے کاندھوں پر بڑے بڑے تھیلے لدے ہوئے تھے بظاہر یہ تھیلے ایسے لگ رہے تھے جیسے سیاح اپنا سامان تھیلوں میں باندھے پشت پر اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں لیکن شہریار جانتا تھا کہ ان تھیلوں میں خوفناک بم بھرے ہوئے ہیں۔

"آؤ ہم نے پھاٹک کی طرف سے حملہ کرنا ہے" شہریار نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا اور ڈرائیور سر ہلا کر نیچے اتر گیا شہریار سیٹ پر بیٹھا رہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اب تک اس کے ساتھی کوٹھی کے گرد مورچے سنبھال چکے ہوں گے۔

"آفندی سپیکنگ اوور" بٹن دبتے ہی پائلٹ کی آواز سنائی دی۔

"کیا تم ٹارگٹ پر پہنچ چکے ہو اوور" شہریار نے پوچھا۔

"یس باس میں سپرے کے لئے تیار ہوں اوور" آفندی نے جواب دیا۔

"او کے پھر شروع کر دو اوور اینڈ آل" شہریار نے کہا اور پھر بٹن آف کرکے وہ اچھل کر نیچے آ

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

گیا۔ دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر کو کوٹھی کے اوپر پہنچتے دیکھا اور پھر ہیلی کاپٹر سے ایک بم نیچے گرنے لگا۔

"آؤ" شہریار نے قریب کھڑے ڈرائیور سے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے کوٹھی کے پھاٹک کی طرف دوڑنے لگے شہریار کا ہاتھ جیب میں تھا مشین گن اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی دوسرے لمحے کوٹھی کے اندر ایک خوفناک دھماکہ ہوا ہیلی کاپٹر سے پھینکا گیا بم پھٹ گیا تھا اور اس دھماکے کے ایک لمحے بعد مسلسل دھماکے شروع ہو گئے شہریار نے بھی جیب سے ہاتھ نکالا اور بم کی پن دانتوں سے کھینچ کر پھاٹک پر دے مارا اس کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے اور پھر پورا علاقہ بموں کے خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھا شہریار کے بم نے پھاٹک اور اس کی ملحقہ دیواروں کے پرخچے اڑا دئیے اور پھر وہ دونوں مشین گنیں سنبھال کر کوٹھی میں داخل ہو گئے۔ کوٹھی سے بھی جوابی فائرنگ شروع ہو گئی تھی لیکن شہریار اور اس کے ساتھی تو جان

کھیل رہے تھے وہ بے تحاشا فائرنگ کرتے
ے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے مشین گنوں
فائرنگ کے ساتھ ساتھ وہ بے تحاشا بموں
بھی استعمال کر رہے تھے اور نتیجہ یہ ہوا کہ
وہ سے زیادہ چند لمحوں بعد جوابی فائرنگ دم
توڑ گئی اور شہریار کی سرکردگی میں وہ سب
مارت کے اندر گھستے چلے گئے شہریار کو فیصل شہزاد
اور خالاشانی کی تلاش تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد
ان ہے عمارت کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں کا
سراغ لگا لیا اور وہ سب تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے
ہوئے نیچے اترتے چلے گئے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

جیسے ہی نقاب پوش کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا رضا کاشانی نے ان تینوں کی طرف دیکھ کر آنکھ سے مخصوص اشارہ کیا اور اس کا یہ اشارہ فیصل شہزاد اور ڈریکولا بخوبی سمجھ گئے انہوں نے مشین گنوں کے رخ دیکھ کر ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ کمرے کی وہ دیوار جو شیشے کی بنی ہوئی ہے مشین گنوں کی زد سے باہر ہے ظاہر ہے چار بڑوں کو یہ خطرہ ہو سکتا تھا کہ کہیں بے تحاشا فائرنگ سے وہ دیوار نہ ٹوٹ جائے اور گولیاں انہیں ہی چاٹ جائیں ویسے مشین گنوں کے اینگل اس قسم کے تھے کہ بظاہر شیشے کی دیوار بھی ان کی زد میں نظر آ رہی تھی کیونکہ شیشے کی دیوار کے مقابل کی دیوار میں بھی

مشین گن موجود تھیں لیکن گہری نظروں سے دیکھنے پر صاف محسوس ہو جاتا تھا کہ ان مشین گنوں کے رخ فرش کی طرف ہیں اور ان کی مار شیشے کی دیوار سے کم از کم دو فٹ پیچھے تک ہے رضا کاشانی نے یہ اینگل ایک نظر میں بھانپ لیا تھا چنانچہ اس نے ان تینوں کو اشارہ کر دیا اور پھر جیسے ہی نقاب پوش کا ہاتھ نیچے آیا ان چاروں نے اپنی جگہ سے چھلانگیں لگائیں اور پلک جھپکنے میں وہ شیشے کی دیوار کی جڑ سے آ ٹکرائے کمرہ مشین گنوں کی گولیوں سے بھرنے لگا بے تحاشا گولیاں نکل رہی تھیں لیکن ان کا اندازہ بالکل درست نکلا جہاں وہ چاروں موجود تھے وہاں گولیاں نہ پڑ رہی تھیں فیصل شہزاد اور ڈریکولا تو بڑی آسانی سے چھلانگ لگا کر شیشے کی دیوار تک پہنچ گئے تھے البتہ رضا کاشانی کے ہاتھ اور پیر دونوں رسیوں سے جکڑے ہوئے تھے اس لیے بس کر چھلانگ لگانے میں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

انتہائی دشواری پیش آئی اور وہ شائد پوری
طرح دیوار کے ساتھ پہنچ بھی نہ سکتا لیکن
ڈریکولا نے کمال پھرتی دکھائی تھی اس نے
ہاتھ کمر سے بندھے ہونے کے باوجود
شیشے کی دیوار سے ٹکراتے ہی اپنے جسم
کو اس طرح اچھالا تھا کہ اس کی دونوں
ٹانگیں فضا میں بلند ہوئیں اور قریب پہنچ
کر گرتے ہوئے رضاکاشانی کی گردن کے گرد
قینچی کی طرح جم گئیں پلک جھپکنے میں ڈریکولا
نے ٹانگوں کی مدد سے رضاکاشانی کو دیوار
کے ساتھ گھسیٹ لیا تھا اس طرح وہ چاروں
مشین گنوں کے دھانوں سے نکلنے والی گولیوں
سے بچ نکلے تھے۔

"دیوار ہٹا کر انہیں گولیوں سے بھون دو"
نقاب پوش نے انہیں اس طرح غیر متوقع
طور پر مشین گن کی گولیوں سے بچ نکلتے
دیکھ کر چیخ کر کہا مگر اسی لمحے ان کے
سروں پر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور پورا کمرہ
یوں لرز گیا جیسے خوفناک زلزلے کی زد میں

آ گیا ہو اس دھماکے کے ساتھ ہی مشین گنیں
یکلخت خاموش ہو گئیں جیسے چابی بھرے
کھلونے چابی ختم ہونے پر رک جاتے ہیں۔

"باس کسی نے بم مار کر آپریشن روم تباہ
کر دیا ہے" مسلم اصفہانی نے چیختے ہوئے کہا
اور پھر شیشے کی دیوار کی دوسری طرف
ہلچل سی مچ گئی پہلے دھماکے کی بازگشت
ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ مسلسل اور خوفناک
دھماکوں کی آوازیں آنی شروع ہو گئیں اور
دیکھتے ہی دیکھتے شیشے کی دیوار کی دوسری طرف
موجود چاروں نقاب پوش اور مسلم اصفہانی کمرے
سے غائب ہو گئے۔

"میرا خیال ہے شہریار اور اس کے ساتھیوں
نے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیا ہے" رضاکاشانی
نے کہا

"نہیں شہریار اور اس کے ساتھی تو کاردن
ہلاک ہو چکے ہیں یہ کوئی اور پارٹی ہے"
شہزاد نے جواب دیا ویسے وہ اپنی جگہ سچا
تھا کیوں کہ اس کا یہی خیال تھا کہ شہریار

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ان کاروں میں سے کسی ایک میں موجود تھا جو الٹ کر تباہ ہو گئی تھیں پھر اس سے پہلے کہ رضا کاشانی کوئی جواب دیتا اس کمرے کا اکلوتا دروازہ ایک دھماکے سے اڑ کر کمرے کے اندر آ گرا دروازے پر بم مارا گیا تھا اور دوسرے لمحے شہریار اور اس کے تین مسلح ساتھی ہاتھوں میں مشین گنیں سنبھالے اچھل کر اندر داخل ہو گئے

"شکر ہے آپ زندہ ہیں" شہریار نے رضا کاشانی اور فیصل شہزاد کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم کیسے بچ گئے کار تو الٹ گئی تھی" شہزاد نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میں کار میں نہیں تھا بلکہ ہیلی کاپٹر پر تھا" شہریار نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے ریوالور نکال کر شہزاد کے ہاتھ کمر سے علیحدہ کر کے ہتھکڑی کے جوڑ پر نالی رکھ کر فائر کر دیا اور ہتھکڑی پرزے پرزے ہو کر ٹوٹ گئی اور شہزاد آزاد ہو گیا شہریار کے دوسرے ساتھیوں نے فیصل

شہزاد اور رضا کاشانی کو آزاد کرا لیا۔

"وہ چار بڈھوں کا پتہ چلا" رضا کاشانی نے دروازے کی طرف لپکتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں ابھی تو عمارت کی تلاشی لی جا رہی ہے" شہریار نے جواب دیا اور پھر سب کمرے سے باہر آ گئے اب عمارت میں فائرنگ جاری تھی پھر وہ جیسے ہی صحن میں پہنچے انہیں دور سے پولیس کاروں کے سائرن گونجتے سنائی دیئے۔ اور شہریار نے جیب میں ہاتھ ڈال کر سیٹی نکالی اور دوسرے لمحے عمارت تیز سیٹی کی آواز سے گونج اٹھی یہ وہاں موجود اس کے ساتھیوں کے لئے سگنل تھا کہ وہ سب اب باہر نکل کر دوڑنے کا کام کریں۔

"بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے ہمارے پاس سپیشل پاس ہیں کہ پولیس بھی ہمارے تابع ہے" رضا کاشانی نے مسکراتے ہوئے کہا

"لیکن میں اپنے آدمیوں کو سامنے نہیں لانا چاہتا آپ بے شک پولیس کا سامنا کریں" شہریار نے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت دوڑتا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوا کوٹھی کی تباہ شدہ چار دیواری کراس کر کے کھیتوں میں غائب ہو گئے اب وسیع و عریض عمارت کے صحن میں رضا کاشانی فیصل شہزاد اور ڈوریکولا کھڑے رہ گئے چند لمحوں بعد پولیس کے سپاہی ہاتھوں میں ریوالور سنبھالے چاروں طرف سے یوں کوٹھی میں داخل ہوئے جیسے مجرم اپنی گرفتاری کے لئے ان کے انتظار میں کان پکڑے کھڑے ہوں گے۔

"خبردار ہاتھ اٹھا لو" ایک پولیس افسر نے چیخ کر رضا کاشانی اور فیصل شہزاد سے مخاطب ہو کر کہا اور ان چاروں نے مسکراتے ہوئے ہاتھ اٹھا لئے دوسرے لمحے پولیس نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔

"تمہارا انچارج کون ہے اس سے بات کراؤ" رضا کاشانی نے ایک سپاہی سے مخاطب ہو کر باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ رضا کاشانی تم۔ یہ سب قتل تم نے کئے ہیں" ایک آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اس کے کاندھوں پر لگے ہوئے نشانوں سے

ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ پولیس فورس کا کمانڈر ہے۔

"اوہ ہاشم سبائی تم" تم نوش ریڈ کی قیادت کر رہے ہو۔ رضا کاشانی نے بھی شاید کمانڈر کو پہچان لیا تھا۔

"ہاں مجھے اطلاع ملی تھی کہ یہاں خوفناک بم چل رہے ہیں اور بے تحاشا فائرنگ ہو رہی ہے اس لئے میں خود آ گیا" ہاشم سبائی نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں تو یہاں قید کر کے لایا گیا تھا نجانے یہ بم کس نے مارے ہیں اور گولیاں کس نے چلائی ہیں" رضا کاشانی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"انہیں گرفتار کر کے اندر کسی کمرے میں لے آؤ میں کچھ نہیں سننا چاہتا تحقیقات کے بعد جو ثابت ہوگا ویسا ہی سلوک کروں گا" ہاشم سبائی نے کرخت لہجے میں کہا اور پولیس کے سپاہیوں نے انتہائی تیزی سے ان چاروں کو زمین پر

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

گرا دیا اور پھر پلک جھپکنے میں ان چاروں کے ہاتھ پیچھے کر کے ایک بار پھر ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں۔

"ہاشم تمہیں اس بات کا اختیار نہیں ہے میری جیب میں ریڈ کارڈ موجود ہے حکومت امان کا ہر فرد اس کارڈ ہولڈر کا حکم بجا لانے کا پابند ہے" رضا کاشانی نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں جب تک کارڈ نہ دیکھوں اس کا قانونی طور پر پابند نہیں ہو سکتا اور میں ابھی کارڈ دیکھنا نہیں چاہتا سمجھے" ہاشم نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"انہیں کمرے میں لے جا کر بند کر دو اگر یہ بھاگنا چاہیں تو گولی مار دینا میں دیگر حالات دیکھ کر وہاں آتا ہوں" ہاشم نے سپاہیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا سپاہیوں نے ان چاروں کو دھکیل کر برآمدے کے آخر میں ایک چھوٹے سے کمرے میں بند کر دیا۔

"کیا اس ہاشم کی آپ سے کوئی دشمنی ہے" شہزاد نے کمرے کا دروازہ بند ہوتے ہی رضا کاشانی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں یہ بے حد رشوت خور اور غلط آدمی ہے سفارش کی وجہ سے اتنے بڑے عہدے پر فائز ہے مجرموں سے رشوت لے کر ان کی سرپرستی کرتا ہے اور میں ان مجرموں کو بے نقاب کر دیتا ہوں اس لئے یہ مجھ سے خار کھاتا ہے اب تک تو اس کو مجھ پر ہاتھ ڈالنے کا موقع نہیں ملا دیکھو آج کیا کرتا ہے" رضا کاشانی نے جواب دیا۔

اور پھر انہیں کمرے میں بند ہوئے دس پندرہ منٹ گزرے ہوں گے کہ کمرے کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ہاشم دروازہ کھول کر تیزی سے اندر داخل ہوا اس کے چہرے پر بے پناہ کرختگی نظر آ رہی تھی۔

"ہوں تم نے بے تحاشا قتل کئے ہیں تمہیں علم ہے عمارت میں کتنی لاشیں پڑی ہیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہاشم نے انتہائی منفعلے لہجے میں رضا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں بتایا تو ہے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ ہمیں تو خود قید کر کے یہاں لایا گیا تھا" رضا کاشانی نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"کمانڈر صاحب یہ ملک کی مجرم تنظیم کالا گلاب کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اور یہ جتنی لاشیں پڑی ہوئی ہیں یہ سب مجرموں کی ہیں اس لئے آپ ان کے مارے جانے کا الزام ہم پر نہیں رکھ سکتے" شہزاد نے پولیس کمانڈر ہاشم سباتی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ کالا گلاب کا ہیڈ کوارٹر مگر تم کون ہو؟" ہاشم سباتی نے چونک کر کہا اور اس کی تیز نظریں اب رضا سے ہٹ کر فیصل شہزاد اور ڈیکولا پر جم گئیں تھیں۔

"ہم پاکیشیائی جاسوس ہیں اور حکومت آران نے ہمیں اس تنظیم کے خاتمے کے لئے پاکیشیا سے خصوصی طور پر بلوایا ہے جناب" میں

وزیراعظم آران کی طرف سے دیئے گئے ریڈ کارڈ موجود ہیں وزیراعظم صاحب نے کہا تھا کہ ان کارڈوں کی وجہ سے حکومت آران کا ہر فرد ہم سے تعاون کرنے کا پابند ہوگا" شہزاد نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہوں تو تم ہو وہ جاسوس جن کی شہرت ہر جگہ ہے کمال ہے اب فٹ نٹ کے بچے بھی جاسوس بننے لگ گئے ہیں" ہاشم کا لہجہ مذاق اڑانے والا تھا۔

"کیا ان لاشوں میں سیکرٹ سروس کے چیف مسلم اصفہانی اور چار نقاب پوشوں کی لاشیں بھی موجود ہیں" رضا کاشانی نے موضوع بدلتے ہوئے ہاشم سباتی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں ایسی کوئی لاش نہیں ہے البتہ پیچھے تہہ خانوں کے اندر ایک سرنگ موجود ہے جس کا دوسرا دروازہ تمیری مشرک کی ایک دکان سے نکلتا ہے وہ دروازہ کھلا ہوا ہے" ہاشم نے جواب دیا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ چار بڑے اور

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

مسلم اصفہانی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں ہاشم نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب تم یہاں سے زندہ نہیں نکل سکتے اگر تم مجھے کالے گلاب کے متعلق نہ بتاتے تو شائد میں تمہارے خاتمے کے متعلق نہ سوچتا لیکن اب میں کسی قیمت پر تمہیں زندہ نہیں چھوڑ سکتا جہاں اتنی خوفناک تباہی اور اتنی بے شمار لاشیں موجود ہوں وہاں تم چاروں کی لاشوں کے اضافے سے کوئی فرق نہیں پڑتا" ہاشم کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"کیا مطلب کیا تم ہمیں مار ڈالو گے؟" فیصل نے خوفزدہ لہجے میں پہلی بار زبان کھولی۔

"ہاں اب یہ میرے لئے لازمی ہو چکا ہے چونکہ تم نے یہاں سے زندہ باہر نہیں جانا اس لئے اگر میں تمہیں یہ بتا دوں تو کوئی حرج نہیں ہے کہ میں بھی کالے گلاب کا ممبر ہوں اس لئے مجھ پر تمہارا خاتمہ کر دینا لازمی ہو گیا ہے" ہاشم نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے

سے باہر نکلا اور اس سے پہلے کہ وہ دروازے کی طرف بڑھتے دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا

"اس کمرے کو بم مار کر اڑا دو جہاں تمام عمارت بموں سے اڑا دی گئی ہے وہاں یہ کمرہ کیوں بچ جائے" ہاشم کی چیختی ہوئی آواز دروازے کے باہر سے سنائی دی وہ شائد کسی کو حکم دے رہا تھا۔

"اوہ یہ بم مار کر کمرے سمیت ہمیں اڑانا چاہتا ہے" شہزاد اور فیصل نے بیک وقت چیخ کر کہا اور پھر وہ سب دروازے کی طرف دوڑے مگر دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ایک لمحے کے لئے ان چاروں کو یوں محسوس ہوا جیسے ہر چیز شدید زلزلے کی زد میں آ گئی ہو۔ دوسرے لمحے کمرے کی چھت اور دیواریں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فضا میں اڑتی چلی گئیں اور ان چاروں کے دماغوں پر بھی گہری تاریکی چھا گئی موت کی تاریکی۔

ختم شد

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

فیصل شہزاد اور ڈریکولا سیریز میں انتہائی دلچسپ ناول

الٹی چال

مصنف :- مظہر کلیم - ایم - اے

- کیا واقعی چادر بڑے اور مسلم اصفہانی بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے تھے یا ..... ؟
- کیا رضا کاشانی، فیصل شہزاد اور ڈریکولا خوفناک بم کا شکار ہو گئے ؟
- کیا ان چاروں کے جسموں کے ٹکڑے کمرے سمیت فضا میں بکھر گئے تھے - ؟
- کیا فیصل شہزاد اور رضا کاشانی کے زندہ بچ نکلنے کا کوئی امکان باقی رہ گیا تھا ...... کیسے ؟
- کیا کالا گلاب تنظیم آخر کار فیصل شہزاد کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گئی -

انتہائی خوفناک - لرزا دینے والی دلچسپ کہانی

ناشران :- یوسف برادرز پبلشرز بک سیلرز پاک گیٹ ملتان

بچوں کے لئے ایک دلچسپ اور منفرد کہانی

بدروحوں کا جنگل

مصنف :- ظہیر احمد

- عباس ایک عجیب غریب مصیبت کا شکار ہو گیا - وہ مصیبت کیا تھی ؟
- موکاشا جادوگر کس حال میں تھا اور وہ عباس سے کیا چاہتا تھا - ؟
- آگ پری جو عباس کیلئے وبال جان بن گئی - عباس نے اس سے کیسے چھٹکارا حاصل کیا ؟
- عباس جو موکاشا جادوگر کے جال میں بری طرح پھنس گیا - کیسے ؟
- شہزادی قمر جمال جس کی بیماری کا علاج صرف اس کی موت تھی - کیا بادشاہ سلامت نے اپنی بیٹی کو قتل کر دیا ؟
- عباس سخت پہرے کے باوجود شہزادی قمر جمال کو طلسمی بوتل میں بند کرنے میں کامیاب ہو گیا ——— کیسے ——— ؟
- اور پھر عباس ہی نے شہزادی قمر جمال کو موکاشا جادوگر کے قبضے سے رہائی دلانے کا اعلان کر دیا ——— کیوں ——— ؟
- بدروحوں کا جنگل - جہاں عباس کو قدم قدم پر موت کا سامنا کرنا پڑا -
- موت عباس کے قریب تھی اور عباس بالکل بے بس تھا -
- موکاشا جادوگر نے عباس کو قدم قدم پر شکست دی ——— مگر ——— ؟
- طلسماتی واقعات پر لکھی گئی ایک انوکھی اور یادگار کہانی -

یوسف برادرز - پاک گیٹ ملتان

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY